

احباب یقین عمل کا میدان اور فکری خود مختاری کا ترجمان
ماہنامہ اسلام آباد

مئی-جون 2022ء



قومی بجٹ 2022-23ء کروڑوں بے سکول بچوں کی تعلیم بھی ضروری ہے!



تھیسیم میرٹ سکالر شپ (21-2020) سلطانہ فاؤنڈیشن بوازیہ سکول چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر نعیم نعیم نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی



(فوٹو گرافی: بنیاں فیروز، اولیس اکبر)





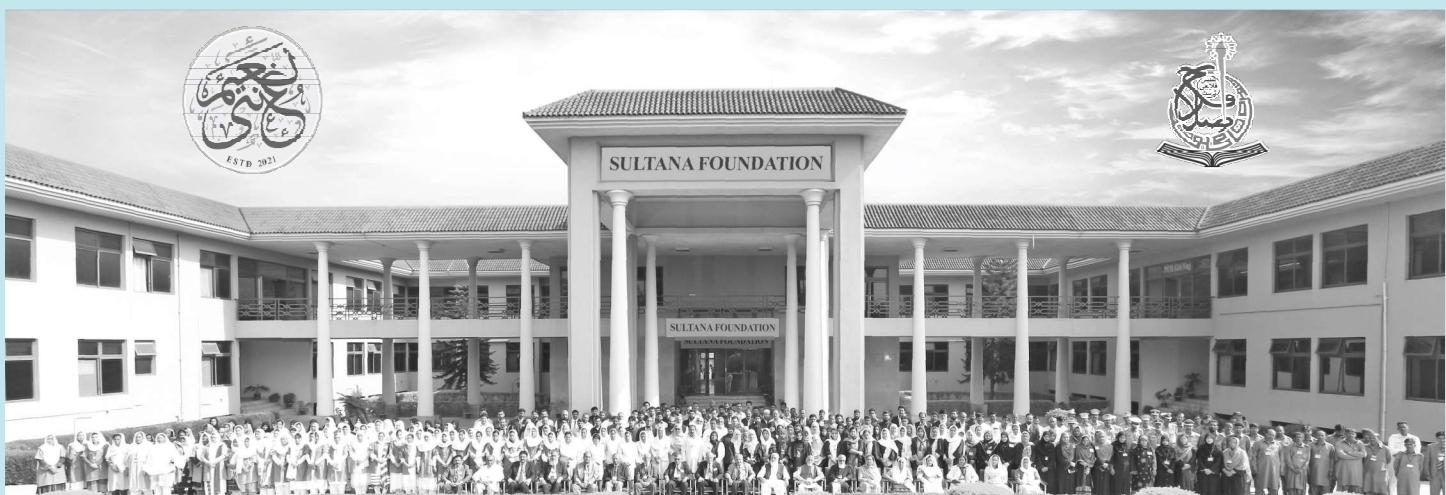
الفکارِ اقبال

کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لیے مئے حیات
کہنہ ہے بزم کائنات، تازہ ہیں میرے واردات
کیا نہیں اور غزنوی کارگہ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہل حرم کے سو مناٹ
(ذوق و شوق، بال جبرائیل)



فرمان قائد

میرا آپ کو مشورہ ہے کہ لیڈروں
کے اختناقات میں ہمیشہ احتیاط کریں۔
آدھی جنگ تولیدروں کے صحیح انتخاب
سے ہی جیت لی جاتی ہے۔
(جل عالم، حیدر آباد دکن، 11 جولائی 1946)



غربت کا علاج صرف تعلیم میں سرمایہ کاری اور منظم صلاحیتی ترقی (Organized Capacity Development) ہے۔ اور یہی حقیقت ہے جو ہمیں اس قرضوں، غربت اور ذلت کے طوق سے نجات دے سکتی ہے۔ (کاظم نعیم غنی)

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگرین



ماہنامہ شمارہ نمبر 3 مئی - جون 2022ء جلد نمبر 22

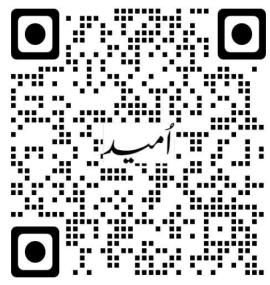


جرأت مندر بیٹی

زندہ دلوں کے شہر لاہور سے تعلق رکھنے والی آلاتیہ فخریہ کہتی ہیں کہ میں موچی ہوں میرے پاس اعلیٰ تعلیم کی ڈگری ہے لیکن پھر بھی میں موچی کا کام کرتی ہوں۔

آلاتیہ اپنے والد کے کام کو آگے بڑھا رہی ہے اور کہتی ہے کہ میں نے سو شل سائنس میں تعلیم حاصل کر رکھی ہے مگر بہت سی جگہ نوکری حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن ملازمت نہ ملی تو والد صاحب نے کہا کہ بیٹا تم میرا پیشہ کیوں اختیار نہیں کرتیں؟ میں حیران ہوئی اور سوچا کہ ابو کیا کہہ رہے ہیں؟ مزید یہ کہ کچھ دنوں بعد میں نے یہی کام شروع کر دیا تو میری سہیلیوں نے مجھے کہا کہ یہ تم کیا کر رہی ہو مگر اب اللہ پاک کا شکر ہے کہ میں ماہانہ 7 سے 8 لاکھ روپے کا ملیتی ہوں۔

| قرض کی تعریف | ڈاکٹر نعیم غنی | 03 |
|--|-------------------|----|
| سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہائی سکول۔ تقسیم میرٹ اسکالر شپ (رپورٹ) | ڈاکٹر محمودہ سیلی | 04 |
| سلطانہ فاؤنڈیشن پر امری سکول۔ تقسیم انعامات (رپورٹ) | ماریہ عثمان | 05 |
| کالج آف کامرس۔ کیریئر کونسلنگ (رپورٹ) | ساجدہ خاتون | 06 |
| سلطانہ فاؤنڈیشن پر امری سکول۔ تربیتی ورکشاپ (رپورٹ) | نازیہ خاتون | 08 |
| ڈاکٹر نعیم غنی | محمد پرویز جگوال | 09 |
| امید رائٹر کلب کی تحریریں | امید ڈیک | 17 |
| موسمیاتی تدبییاں | محمد پرویز جگوال | 27 |
| انسان کی تخلیق | قیصر ریاض | 29 |
| مبارک ہو پاکستان | اویس اکبر | 32 |
| پاکستان معاشر طور پر ناقابل تفسیر | رفعت رشید | 34 |
| قوی ترانہ کا ترجمہ و مفہوم | نازیہ خاتون | 36 |
| بزم نونہال | رفعت رشید | 38 |
| تاتڑات | قارئین | 43 |



خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سنشر، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس
فراش ٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد

فون: 051-2618201
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے

اصل فکر ایجنسی کیلیشن اینڈ ملٹی میڈیا فاؤنڈیشن نے خورشید پرائز، اسلام آباد سے چھپا کر دفتر اہمانہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈٹر

| | | |
|-------------------------|---|-------------------|
| فاؤنڈر پیٹریشن | : | ڈاکٹر نعیم غنی |
| چیف ایڈٹر | : | حسن نعیم |
| ایڈٹر | : | بیگ راج |
| سینٹرال میوسی ایٹ ایڈٹر | : | محمد پرویز جگوال |
| ایسوی ایٹ ایڈٹر | : | رفعت رشید |
| علی عمر الاطہری | : | گراف ڈیزائنر |
| اویس اکبر، ناسک نذیر | : | ایڈمن و کیسرہ میں |

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ
محترمہ غزالہ سرور
محمد پرویز جگوال
قیصر ریاض

| | | |
|--------------------|---|---------------------------------------|
| ایڈواائزرز | : | میاں محمد جاوید (سابق چیئرمین پیغمرا) |
| ڈاکٹر انعام الرحمن | : | (اسکار) |
| میمنٹ ٹرینر | : | سلمان تنیم |

| | | | | |
|---|----------|-------------------|-------------------|-------------|
| اصلاح فکر ایجنسی کیلیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست (رجسٹر) | پراجیکٹس | سلطانہ فاؤنڈیشن | بیانیہ کیسہرہ میز | نعم غنی مشر |
| <u>ٹرست ممبران</u> | | | | |
| ★ ڈاکٹر نعیم غنی (پیغمرا میں) | ★ | نجیم خالد محمود | | |
| ★ ڈاکٹر تنیم غنی | ★ | نجینہر رفیق منہاس | | |
| ★ حسن نعیم | ★ | عبد العزیز سدھل | | |
| ★ سلمان تنیم غنی | ★ | مسز صدیقہ غنیم | | |
| ★ بریگیڈر ڈاکٹر احسان قادر | ★ | چوہدری عامر احمد | | |
| ★ ڈاکٹر فہد عزیز | ★ | مسز حناء احسان | | |
| ★ میاں محمد عرفان شخ | ★ | مسز عالیہ فبد | | |

قرض کی تعریف



تجزیہ
ڈاکٹر نعیم غنی

ایک بھی جیسے ادارے اور بیمه کمپنیاں ہیں۔ ایک فرد ان کو کچھ رقم دیتا ہے اور ایک معین فائدہ حاصل کرتا ہے اور اپنی دولت بڑھاتا ہے۔ قرضہ حاصل کرنے والے ادارے کے لئے لیا جاتا ہے۔ اس خرچ سے قرضہ کی رقم معاشرے میں گردش کرتی ہے۔

اس رقم کو پیداوار بڑھانے میں استعمال کرتے ہیں جس سے وہ اپنا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جس فرد کے پاس قرض دینے کے لئے فاضل رقم نہیں ہے وہ اس دائرے سے باہر رہتا ہے اور اپنی محدود رقم سے صرف صارف کا کردار ادا کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی دولت سکڑتی جاتی ہے اور وہ غربت کے دائرے میں چلا جاتا ہے۔

اہم نکتہ جو سمجھنے والا ہے، یہ ہے کہ پیداواری قرضہ دینے والے اور لینے والے دونوں کا ہدف صرف منافع کمانا ہے۔ یہ ہدف شرح سود سے پورا ہو یا کاروبار کی کسی اور صورت سے پورا ہو، مقصد یہ ہے کہ قرضہ لے کر منافع کمایا جائے۔

ملخص: تا حال اس عصری مالی نظام یا شکنخے سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

عصری انسانی معاشرت میں قرضہ کی کئی نئی صورتیں نکل آئی ہیں۔ اب قرضہ کاروبار کے لئے اور پیداوار بڑھانے کے لئے لیا جاتا ہے۔ اس قسم کے قرضہ کا ہدف قرضہ دینے والے کے لئے اور قرضہ لینے والے کے لئے فائدہ کمانا ہوتا ہے۔ کمایا ہوا فائدہ ضروری نہیں کہ معاشرے میں خرچ کیا جائے۔

فادے کی رقم مزید پیداوار بڑھانے کے لئے لگائی جاسکتی ہے، کنز (جمع) کی جاسکتی ہے یا اپنی مرضی سے معاشرے سے باہر لے جائی جاسکتی ہے یا پھر ایسے اشغال پر صرف کی جاسکتی ہے جن سے معاشرے کے دوسرا لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

عصر حاضر کا مالی نظام جو ساری دنیا میں راجح ہے اور تقریباً مسلط ہے، اس کی بنیاد قرضہ لے کر سرمایہ کاری پر ہے۔ پھر اس سرمایہ کاری کا ہدف رئیسی مزید فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس نظام کو چلانے والے ادارے بنک ہیں یا پھر اب ٹاک

قرضہ سے عام مفہوم مال یا کسی شے کا عارضی طور پر کسی فرد یا ادارے سے حاصل کرنا اور قضاء حاجت کے بعد اس کو واپس کر دینا لیا جاتا ہے۔ قرضہ انسانی تاریخ میں ہر ثقافت میں انسانی معاشرت کے معمولات کا حصہ رہا ہے۔ عصر حاضر میں قرضہ عالمی مالیاتی نظام کا بنیادی حصہ بن گیا ہے اور اس کی نئی نئی اصناف نکتی آ رہی ہیں

ابتدائی انسانی تعلقات میں کسی وقت کسی شخص کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے یا اضطراری ضروریات کی تتمیل کے لئے صاحب ثروت افراد سے عارضی مالی یا مادی مدد حاصل کی جاتی تھی اور معین عرصہ کے بعد واپس کر دی جاتی تھی۔ اسلامی ثقافت میں اس کو قرض حسنے کی اصطلاح دی گئی۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ قرضہ حاصل کرنے والے پر کوئی شرائط یا واپسی پر اضافی مال ادا کرنے کی کوئی شرط نہیں لگتی۔ یہ قرضہ خرچ کرنے

نوٹ: ڈاکٹر صاحب کا یہ تجزیہ جولائی 2018ء
کے 'امید میگزین' میں شائع ہوا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن بواائزہائی سکول تقسیم میرٹ سکالر شپ (2020-21)

تحریر و ترتیب: ڈاکٹر محمودہ سلیمانی

استقبالیہ سلطانہ فاؤنڈیشن بواائزہائی سکول کے پرنسپل محترم وسیم ارشاد نے پیش کیا۔ اس کے بعد باقاعدہ سرٹیفیکیٹ دیئے گئے۔

آخر میں چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم غنی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے طلباء اور والدین کو مبارکبادی اور اساتذہ کی محنت کو سراہا۔ انہوں نے بواائزہائی سکول کی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس

بروز سوموار مورخہ 18 اپریل 2022 کو نعیم غنی سینٹر کے ہال پر وقار تقریب بسلسلہ تقسیم سرٹیفیکیٹ و میرٹ سکالر شپ سالانہ منعقد ہوئی جس کے مہماں خصوصی چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم غنی تھے۔ ان کے دست مبارک سے طلباء میں سرٹیفیکیٹ اور کیش پرائز دیئے گئے۔ اس تقریب میں ڈائریکٹر ایڈمن ڈاکٹر تنسیم غنی صاحب، واں چیئرمین



موقع پر انہوں نے طلباء کو سخت محنت کی تلقین کی اور انہیں نیک تہناوں اور دعاوں سے نوازا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں بھی محنت اور لگن کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں تاکہ آنے والی زندگی میں بھی کامیابی حاصل کر سکیں۔ جہد مسلسل ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے کامیابی ممکن ہے۔

Academics محترم خالد محمود اختر، ڈائریکٹر نعیم غنی سینٹر محترمہ غزالہ سرور بھی شریک تھیں۔ تقریب میں پرنسپل گرلنر ہائی سکول محترمہ قیصرہ سلطانہ صاحبہ، پرنسپل سینٹرل چلڈرن سکول شانستہ کیانی، پرنسپل پرس سلطانہ ڈگری کالج پروفیسر غزالہ خالد نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا



نوٹ بک

بعد ازاں محترمہ غزال صاحبہ نے انعام حاصل کرنے والے طلباء کی حوصلہ افزائی کی اور والدین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی و اس چیز میں اکیڈمیکس ڈائریکٹر سکولز جناب خالد محمود اختر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے

50 years?
تھا۔
مقابلے کے نتائج کا اعلان 23 مئی 2022 کو کیا گیا جس میں پرائزی سکول کی طالبات مریم شبیر اور کنزہ نور نے پوزیشن حاصل کی۔ ICATS Bronz Draw String Medal، سرٹیکیٹس، Bags اور پنسل بیگز دیے گئے۔ جبکہ باقی طلباء طالبات کو سرٹیکیٹس اور پنسل بیگز دیے گئے۔ پرائزی سکول کے پنسپل محترمہ غزالہ سرور صاحبہ کو Certificate of ICATS اور نوٹ بک دی گئی۔ جبکہ ماریہ عثمان کو Honour

سلطانہ فاؤنڈیشن پرائزی سکول Prize Distribution Ceremony of ICATS Drawing Competition



رپورٹ: ماریہ عثمان

سلطانہ فاؤنڈیشن پرائزی سکول میں مورخہ 18 جون 2022 بروز ہفتہ ICATS Drawing Competition کے سلسلے میں ایک تقریب



منعقد کی گئی، جس کا مقصد اس مقابلے میں حصہ لینے والے 13 طلباء و طالبات کو سرٹیکیٹس اور انعامات دینا تھا۔ ان طلباء کے والدین کو بھی مدعو کیا گیا اور پرائزی سکول کی تمام ٹیچرز نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی و اس چیز میں اکیڈمیکس ڈائریکٹر سکولز جناب خالد محمود اختر صاحب تھے اور میزبانی کے فرائض پرائزی سکول کی ٹیچر مس عنبرین اختر نے ادا کیے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جس کی سعادت پرائزی سکول کی ٹیچر مس ملکہ فرح نے حاصل کی۔ بعد ازاں مس عنبرین نے اس تقریب کا پس منظر پیش کیا جس میں CONTESTS کے ICATS مختلف سکولوں میں منعقد کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ طلباء کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاسکے۔ اس مقابلے کا موضوع:

What will the world be like in



تمام والدین، اساتذہ اور طلباء کو مبارکباد پیش کی تقریب کے اختتامی مرحلہ میں انعامات لینے والے طلباء و طالبات کی تصاویر یہی بنائی گئی۔

ICATS
CERTIFICATE OF
ACKNOWLEDGEMENT

کیریئر کو نسلنگ سیشنز



رپورٹ: ساجدہ خاتون، یکچار شعبہ انگریزی،
کالج آف کامرس، سلطانہ فاؤنڈیشن

- | | |
|---|--|
| <p>ڈاکٹر نزاکت علی (ایسوی ایٹ پروفیسر) مسٹر محمد رمضان (یکچار شعبہ کامرس) مسزنیلہ ناز (یکچار شعبہ کامرس) مسز ساجدہ خاتون (یکچار شعبہ انگریزی) کیریئر کو نسلنگ سیشنز دو حصوں میں ترتیب دیئے گئے۔</p> | <p>طلباً کی درست سمت میں رہنمائی کسی بھی تعلیمی ادارے کی اویں ترجیح ہوتی ہے۔ اسی سلسلے میں کالج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن نے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے مختلف تعلیمی اداروں بشمل سلطانہ فاؤنڈیشن میں کیریئر کو نسلنگ سیشنز کا انعقاد کیا۔ اس کاوش کا مقصد میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء کو تعلیمی میدان میں مختلف مضامین کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا تاکہ وہ اپنے لئے کسی ایسے راستے کا حصہ اول:- اس فیز میں گرد و نواح کے مختلف گورنمنٹ</p> |
|---|--|



اپرائیویٹ تعلیمی اداروں کے سربراہان سے ملاقات کی گئی اور ان کو ان سیشنز کی افادیت کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سیشنز کے لیے مناسب وقت اور تاریخ کا تعین کیا گیا۔ یہ کام مسز ساجدہ خاتون اور مسزنیلہ ناز نے سرانجام دیا۔

تعین کر سکیں جوانہیں ان کی منزل سے ہمکنار کرے۔ یہ ایک گروہی مشق تھی جس میں کالج آف کامرس کے تجربہ کار اساتذہ شامل تھے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1- ڈاکٹر فیصل محمود (واس پرنسپل کالج آف کامرس)

لئے۔ (پریزنسیشن = 90 منٹس اور سوالات و جوابات = 30 منٹس)

شعبہ کامرس میں اپنے وسیع تعلیم و تجربہ کی بناء پر ان اساتذہ نے طلباء کے ذہنوں میں ابھرنے والے تمام سوالات کے جوابات دیئے جس پر طلباء نے اطمینان کا اظہار کیا اور مستقبل میں اپنے لیے بہترین راستے کے انتخاب کا تہیہ کیا۔

اس تمام مشق کے دوران یہ مشاہدہ کیا گیا کہ بے شمار طلباء مناسب سمت کا تعین کرنے میں تذبذب کا شکار ہوتے ہیں کیوں کہ اس امر میں ان کی سیر حاصل رہنمائی نہیں کی جاتی۔ وہ علمی میں ایسے مضامین کا انتخاب کر لیتے ہیں جونہ تو ان کی ذہنی سطح سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ ہی مستقبل میں کوئی احتاط کا رجس کی وجہ سے سالوں کی محنت اکارت ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ ہماری اس کوشش کا مقصد انہیں اس نقصان سے محفوظ رکھنا اور منزل کی طرف گام زن کرنا ہے۔

کالج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن اپنی تعلیمی کاوشوں کو اس مسابقتی معاشی و معاشرتی اور سماجی ماحول کے ہم پلہ بنانے کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کے عظیم مشن میں "Social Reconstruction Through Human Development" کی تکمیل ہی ہمارا مقصد ہے اور یہ سیشنز اسی جدو جہد کی ایک کڑی تھے۔



درج ذیل تعلیمی اداروں کا وزٹ کیا گیا۔

☆ سلطانہ فاؤنڈیشن بواتر ہائی سکول (18 اپریل 2022ء)

☆ سلطانہ فاؤنڈیشن گرلن ہائی سکول (19 اپریل 2022ء)

☆ پرنس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن سلطانہ فاؤنڈیشن (16 مئی 2022ء)

☆ پرنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوژی، سلطانہ فاؤنڈیشن (16 اپریل 2022ء)

☆ اسلام آباد ماؤل کالج فارگرلز، پنجکران (21 اپریل 2022ء)

☆ ایف جی بواتر ہائی سکول، جھنگ سیداں (22 اپریل 2022ء)

☆ اسلام آباد ماؤل کالج فارگرلز، ترلائی (25 اپریل 2022ء)

☆ اسلام آباد ماؤل کالج فارگرلز نیلوں (26 اپریل 2022ء)

☆ اسلام آباد ماؤل کالج فارگرلز، ٹھنڈا پانی (28 اپریل 2022ء)

حصہ دوم:- اس دوران تعلیمی اداروں کے سربراہان کے بھرپور تعاون سے معاون آلات کو استعمال کرتے ہوئے Spokes ڈاکٹر فیصل محمود اور ڈاکٹر نزاکت علی نے طلباء کے سیشنز Persons



سکھانے اور تصویرات کو پختہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ جدید طریقہ تدریس سے بخوبی آگاہ ہوں۔

سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول تریبیتی ورکشاپ برائے اساتذہ

20 جون 2022ء



رپورٹ: نازیا ی خاتون
کوآرڈینیٹر سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافے کیلئے جدید طریقہ تدریس کے مطابق تربیتی ورکشاپ کا

کو بنیادی اصول اور طریقہ سکھائے۔
اس دوران مختلف سرگرمیاں بھی کروائی گئیں۔

تمام اساتذہ نے نہایت محنت اور دلچسپی سے سرگرمیوں میں حصہ لیا اس کے ساتھ محترمہ غزالہ سرور صاحبہ نے بچوں کی سیلف گرومنگ کے لیے اساتذہ کو نہایت اہم اور معلوماتی اصول بتائے۔

کمرہ جماعت میں ابتدائی سطح پر بچوں کی جسمانی تربیت کس طرح کی جائے اور انہیں پڑھنے لکھنے کی طرف راغب کرنے اور دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اساتذہ کی رہنمائی کی گئی۔

اردو صوتی طریقہ تدریس کے سلسلہ میں کو ارڈینیٹر پرائمری سکول نازیا خاتون صاحبہ نے اساتذہ کو اردو حروف تہجی اور صوتی طریقہ تدریس کے اصولوں کو واضح کیا اس سلسلہ میں اساتذہ نے مختلف سرگرمیاں تیار کی اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اردو لکھائی اور پڑھائی کو بہتر بنانے کے لیے اہم اور بنیادی اصول بتائے گئے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تربیتی ورکشاپ بہت اہمیت کی حامل ہیں
حسب روایت مورخہ 20 جون 2022ء

جماعت پریپ تا اول کے اساتذہ کے لئے تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔



ان کا مقصد صوتی طریقہ تدریس اور بچوں کی شخصی اور سماجی تربیت تھا ان ورکشاپس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا:

- 1۔ انگریزی صوتی طریقہ تدریس
- 2۔ اردو صوتی طریقہ تدریس

ان کے علاوہ سیلف گرومنگ اور لکھنے کی مہارتیں پختہ کرنے پر بھی زور دیا گیا۔
انگریزی صوتی طریقہ تدریس کے تحت منعقد ہونے والی ورکشاپ میں پرنسپل پرائمری سکول محترمہ غزالہ صاحبہ نے اساتذہ



Foundation Round Up

رپورٹ : محمد پرویز جگوال فاؤنڈیشن راؤنڈ آپ

سلطانہ فاؤنڈیشن

A Project of

SEALE FHR EDUCATIONAL AND WELFARE TRUST



سلطانہ فاؤنڈیشن بواز ہائی سکول میں سکاؤٹس کے لیے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ واکس چیر مین حسن نعیم صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور طلباء سے خطاب بھی کیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کا الج آف کارمس میں T M P کا انعقاد کیا گیا جس میں والدین نے اساتذہ سے ملاقات میں بچوں کی تعلیمی حالت کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی۔



واکس چیر مین اصلاح فلکر ٹرست / سلطانہ فاؤنڈیشن جناب حسن نعیم صاحب نے سلطانہ فاؤنڈیشن پر اگری سکول کا دورہ کیا اور مختلف تغییب سرگر میوں کا جائزہ لیا۔



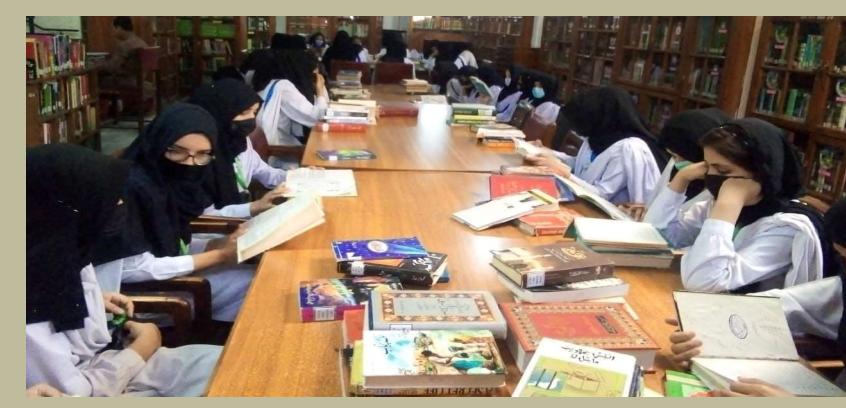
پرنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف سینکنالوجی کے سابق طالب علم انجینئر حامد دھنیال نے چائے کی یونیورسٹی سے ماسٹر آف الکٹریکنیکس میں 180 ممالک کے سکالرز میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول کے سٹوڈنٹس کی بنائی گئی مختلف پیننگز۔



جسٹس یوسف صراف سٹریٹ میں پاکستان ڈے کی تقریب کا انعقاد کیا گیا، طلباء و طالبات نے پاکستانیت کے اظہار کے لیے پرجوش طریقے سے تقریب میں حصہ لیا۔

عبدالرؤف خان لاہوری، سلطانہ فاؤنڈیشن میں کالج آف کامرس کی طالبات مطالعہ میں مصروف۔





چیز میں اصلاح فکر ٹرست جناب ڈاکٹر ندیم نعیم نے پرنس سلمان انٹی ٹیوٹ آف ٹینکنالوجی کا دورہ کیا، کلاسز اور لیبریٹریز کے وزٹ کے علاوہ طلباء اور سٹاف سے بھی ملاقات کی، احسن کار کردگی پر ادارہ کی تعریف اور اطمینان کا اظہار کیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کا جن آف کامرس کی جانب سے سلطانہ فاؤنڈیشن گر لز ہائی سکول کی طالبات کیلئے کیریئر کونسلگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر نزاکت علی اور ڈاکٹر فیصل محمود نے طالبات کو اپنے کیریئر کے بارے میں تجویز اور معلومات دیں۔



یوم اقبال کے موقع پر جسٹس یوسف صراف سٹریم تقریب منعقد کی گئی طلباء و طالبات نے پیغام اقبال کے حوالے سے تقاریر اور ان کی شاعری پیش کی اور شاعر مشرق کو خراج تحسین پیش کیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کا جن آف کامرس کی جانب سے FG گر لنہار سکینڈری سکول، پنجبر کا طالبات کیلئے کیریئر کونسلگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر نزاکت علی اور ڈاکٹر فیصل محمود نے طالبات کو اپنے کیریئر کے بارے میں تجویز اور معلومات دیں۔



فرست ایڈٹریننگ پروگرام کو رس کی
تتمکیل پر چیئر مین ڈاکٹر ندیم نعیم
صاحب کی بدست شرکاء کو رس میں
سرٹیفیکیٹس کی تقسیم۔

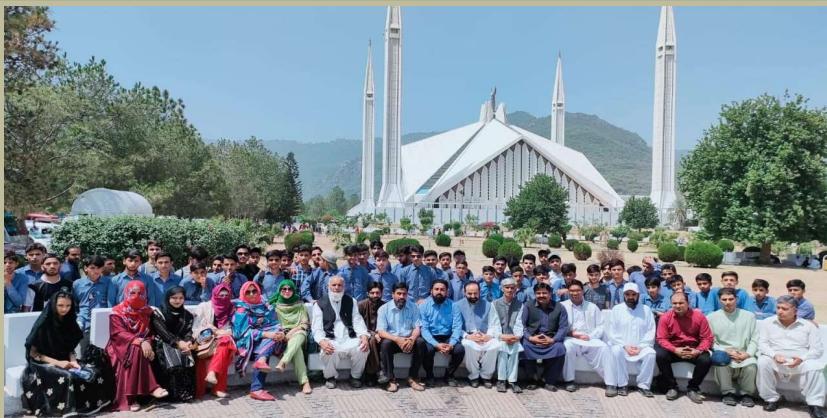


سلطانہ فاؤنڈیشن کا الج آف کامرس کی جانب
سے فیڈرل گورنمنٹ بوائزہائی سکول جنگ
سیداں کے طلباء کیلئے کیریئر کو سنگ سیشن کا
انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر نزاکت علی اور سرر مظاہن
ریسوس پر سائز تھے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کا الج آف کامرس کی جانب
سے F G گر لہار سکینڈری سکول، ترلاںی کی
طالبات کیلئے کیریئر کو سنگ سیشن کا انعقاد کیا
گیا۔ ڈاکٹر نزاکت علی اور ڈاکٹر فیصل محمد نے
طالبات کو اچھے کیریئر کے بارے میں تجاویز
اور معلومات دیں۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کا الج آف کامرس کی جانب
سے I M C G، نیبور کی طالبات کیلئے کیریئر
کو سنگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر نزاکت علی
اور سرر مظاہن نے طالبات کو اچھے کیریئر کے
بارے میں تجاویز اور معلومات دیں۔

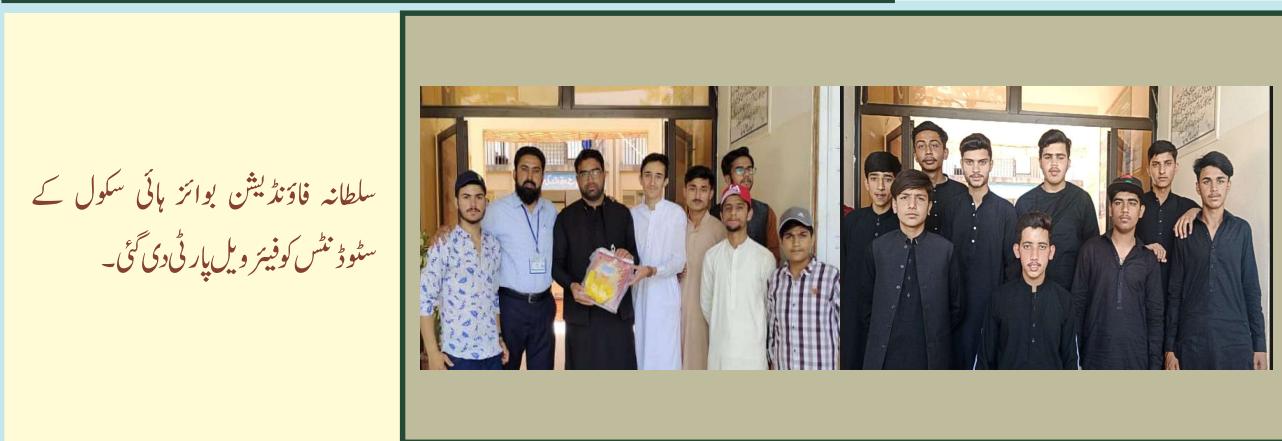


سلطانہ فاؤنڈیشن بوائز ہائی سکول سٹاف
اور سٹوڈنٹس تعلیمی دورہ پر اسلام آباد
میں مختلف مقامات پر۔

سلطانہ فاؤنڈیشن بوائز ہائی سکول اور گرلز
ہائی سکول کے سٹوڈنٹس سالانہ امتحان
میں مصروف۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کالج آف کامرس بوائز
ونگ میں فینرولیل پارٹی اور تقسیم انعامات۔



محترم چیریر مین سلطانہ فاؤنڈیشن جناب ڈاکٹر
ندیم نعیم صاحب نے سلطانہ فاؤنڈیشن کالج
آف کارمس کا دورہ کیا، عمدہ اور منظم کام پر
شاف کو سراہا اور کلاسز کا وزٹ کیا۔



نعم غنی سٹر سلطانہ فاؤنڈیشن میں
AHOs کے لئے "کمیونیکیشن سکلر" کے
عنوان سے ٹریننگ سیشن منعقد کیا
گیا۔ ریسرچ آفسر قصر ریاض سیشن کے
ریسورس پرنسن تھے۔

پیش چلڈرن سکول سلطانہ فاؤنڈیشن کے
سٹوڈی میں سالانہ امتحان میں مصروف۔



پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے
خواتین، فائن آرٹس کی طالبات عملی
سرگرمیوں اور آرٹ ورک میں مصروف۔



چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن، محترم ڈاکٹر ندیم نعیم صاحب نے سپیشل چلڈرن سکول سلطانہ فاؤنڈیشن کا دورہ کیا، پھر اور سٹاف سے ملاقات کی، شاف کی کارکردگی کو سراہا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف سکولز میں
سالانہ رزلٹ ڈے 2022ء

TSI اسلامانہ فاؤنڈیشن کے سٹوڈنٹس
میں فرست ایڈیشنگ مکمل کرنے پر
چیرین میں سلطانہ فاؤنڈیشن، محترم
جناب ڈاکٹر ندیم نعیم صاحب نے
سرٹیفیکیٹس تقسیم کیے۔



پیش چلڈرن سکول سلطانہ فاؤنڈیشن میں
نئے سیشن 23-2022 کا آغاز نئے آنے
والے بچوں کو پُر جوش طریقے سے دیکھ کہا
گیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول کی طالبہ
ہدی امان کلاس ہفتہ کی کاؤنٹ، آرٹ
ورک۔



سلطانہ فاؤنڈیشن ہائی سکول کے طلباء
پرنسپل کے ہمراہ گھوٹاگی مری میں کاؤنٹ
ٹریننگ سرکیمپ میں۔

معاشی ترقی ہی ملکی ترقی کی ضامن

پاکستان جو کہ ایک زرعی ملک ہے۔ بہت سے مسائل کا شکار ہے۔ اس میں سرفہرست معماشی مسئلہ ہے۔ معاشی ترقی ہی کسی ملک کی ترقی کی ضامن ہے اس کے بغیر آگے بڑھنا ناممکن ہے۔ اس کے لیے قومی سطح پر اہداف متعین کرنا پڑیں گے۔

ملک کے کاروباری طبقے کو اعتماد میں لے کر پالیسی بنانی چاہیے۔ نرم شرائط پر قرضے دے کر جنی سطح پر لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ چھوٹے کاروبار کھنے والے حضرات بھی اپنا حصہ ڈال سکیں ٹیکس کا دائرہ کار و سعیج کرنا چاہیے۔ آمدنی کے لحاظ سے ٹیکس وصولیاں کی جائیں۔

سائبنسی، ٹیکنیکل اور کمپیوٹر کی تعلیم کو عام کرنا چاہیے۔ عملی تعلیم دی جائے تاکہ باہم افراد سامنے آئیں۔ سیاسی استحکام معاشی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

تمام سیاسی جماعتوں کو ملک کے وسیع تر مفاد میں مل بیٹھ کر ایک جامع معاشی پالیسی بنانے چاہیے۔ معاشی ماہرین کے قابل عمل تجویز سے استفادہ کرنا چاہیے۔ جو بھی حکومت آئے وہ اپنی مدت پوری کرے اور اس کی بنائی گئی معاشی پالیسیوں کو نہ صرف اگلی حکومت تائید کرے بلکہ اس کا تسلسل برقرار رکھے۔

دوسرا ملک کی معاشی پالیسیوں سے بھی استفادہ کرنا چاہئے ان کے ماذل کی پیروی کرنی چاہیے۔

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں پر حقیقی معنوں میں عمل کرنا چاہیے۔ اگر کام، کام اور صرف کام کے اصول کو مد نظر رکھا جاتا تو آج 75 سال بعد بھی ہم اس مسئلے پر بحث نہ کر رہے ہوتے کہ پاکستان ہی معاشی اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں۔



معشیت میں استحکام

معاشی ترقی سے مراد یا عمل ہے جس کے تحت کوئی بھی ملک اپنے ذرائع کو بھر پور طریقے سے استعمال کرتا ہے جس کے نتیجے میں ملک میں معاشی کی طبقے کی فلاح و بہبود کے لئے اجتماعی، معاشی اور سماجی منصوبہ پر لگائے جاتے ہیں۔ پاکستان کی طویل مدتی معاشی حکومت عملی عوام کی بھلائی کے لیے ہونی چاہیے۔

معیشت میں استحکام ہونا چاہیے۔ تاکہ آنے والے وقت میں آمدنی میں اضافہ اور بے روزگاری میں کمی ہو اور اس کے ثمرات عام آدمی تک پہنچ سکیں۔ ایک ایسا معاشی ماحول بنانے کی ضرورت ہے جس سے سرمایہ کاروں کی لمحچی میں اضافہ ہو جو لبے عرصے تک سرمایہ کاری کے خواہاں ہوں۔ ہمیں اپنی درآمدات اور برآمدات پر توجہ دینی پڑے گی۔ غیر ضروری درآمدات میں کمی لانا ہوگی۔ ہماری حالیہ برآمدات میں مزید قدر ہیں شامل کرنا پڑے گی تاکہ عالمی مارکیٹ میں اپنی برآمدات سے ہاتھ نہ ڈھونا پڑیں۔ حکومت کو چاہیے کہ صنعتوں کو خصوصی رعایت مہیا کرے۔ ٹیکس وصولی کا عمل سب کے لیے ہونا چاہیے۔ جس میں بنیادی توجہ نئے ٹیکس وہندگان کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیے۔ اگر ہم آنے والے پانچ سالوں میں ٹیکس کے دہنگان کی تعداد ایک کروڑ تک لے جاتے ہیں تو معاشی بحالی ممکن ہو سکتی ہے۔



گلشن پرویز

ٹیکس و صولی کا معقول انتظام

معیشت کسی بھی ملک کے لیے ریڑھ کی پڑی کی مانند ہوتی ہے۔ معاشی طور پر کمزور ملک نہ صرف اپنے عوام کی فلاں و بہبود نہیں کر سکتا بلکہ اس کی سلامتی خطرے میں ہوتی ہے۔ ہر ملک کی لامدد و ضروریات اور مدد و دوسائیں ہوتے ہیں۔ مدد و دوسائیں کو بڑھا کر اور غیر ضروری اشیاء کی خرید کو کم کر کے ملکی دوسائیں کو بڑھایا جاتا ہے۔ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اضافی اشیاء کو برآمد کیا جاتا ہے۔ جس سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان کی کل برآمدات میں 46.7 بلین ڈالرز ہیں اس سال اپریل تک کے اعداد و شمار کے مطابق۔ جو کہ پاکستان کی تاریخ کی سب سے زیادہ برآمدات ہیں اور درآمدات 53.8 بلین ڈالرز ہیں۔ ابھی بھی پاکستان میں برآمدات کے مقابلے میں درآمدات بہت زیادہ ہیں۔ جن کو پورا کرنے کے لئے قرض لینا پڑتا ہے درآمدات بنانے کے لئے درج ذیل پانچ شعبے اپنا کرو دارا کرتے ہیں۔



- 1- مائکرو فناں یا جزویتی معیشت
- 2- سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول
- 3- حکومت سازی

4- سماجی اصلاحات 5- ماحولیاتی انتظام

آمدنی بڑھانے کا دوسرا طریقہ ٹیکس کا حصول ہے۔ ملکی معاملات چلانے کے لئے ٹیکس و صولی کا معقول انتظام ہونا چاہیے۔ ہمارے ملک میں اس وقت ٹوٹل ٹیکس کو ٹیکشن مارچ تک 6.1 ایک کھرب روپے ہے۔ جب کہ اگر صحیح طریقے سے ٹیکس و صولی کیا جائے تو ملکی ٹیکس 10 کھرب روپے تک جاسکتا ہے۔ ملک سے ٹیکس جمع کیا جاسکتا ہے اس کو کارخانے لگانے کیلئے استعمال کر کے مزید برآمدات بڑھا سکتے ہیں۔ نوجوانوں کی تعلیم اور تربیت کر کے TA ٹیکٹر میں ہم اپنی خدمات دے سکتے ہیں۔ اور یہی خدمات یہ دون ملک دے کر TA برآمدات کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ دسمبر 2022 تک کیلئے TA برآمدات کا تخمینہ 5.3 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔ جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ پاکستان اس وقت 5.9 فیصد GDP کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ جبکہ 2004 میں پاکستان 7.2 فیصد GDP کے ساتھ ترقی کر رہا تھا۔ پاکستان کو ترقی یافتہ ملک کی صفت میں جانے کے لئے 10 فیصد پلس کے ساتھ ترقی پیدا کرنا ہے۔ تب ہی جا کر معاشی طور پر ناقابل تغیر نہیں بنا جاسکتا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں اشیاء ضرورت سے بہت زیادہ تعداد میں پیدا کرنا ہوں گی۔ تاکہ اپنی برآمدات کو بہت حد تک بڑھایا جاسکے۔

تو اپنی خودی کو کھو چکا ہے
کھوئی ہوئی شے کی جتوکر

نوجوان طبقہ: ترقی کا باعث

کسی بھی ملک کی ترقی میں معیشت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ترقی یافتہ ملک معاشی طور پر مضبوط ہوتے ہیں۔ جن ملکوں میں معاشی بحران ہوتا ہے۔ وہاں عوام کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشی ترقی کے لیے ملک میں شرح خواندگی کا اضافہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا کے تمام بڑے ممالک گزشتہ سال مالی بحران کے شکنجه میں پھنسنے رہے۔ اس بحران سے گزرنے کے باوجود پڑوی ملک بھارت کی شرح نمو 9 فیصد سے زیادہ رہی اور چین کی شرح نمو 9 فیصد رہی۔ حکومت ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کاموں اور اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکسون کے ذریعے رقم جمع کرتی ہے۔ لیکن جب آمدنی سے زیادہ اخراجات ہو جائیں تو حکومت کو قرض لینا پڑتا ہے۔ حکومت کے اس عمل سے بالآخر عام آدمی متاثر ہوتا ہے۔



معاشی ماہرین اور صنعت کاروں کا کہنا ہے کہ جب ملک میں غیر یقینی صورتحال ہو، بجلی کا بحران ہو، شرح سود بہت زیادہ ہو، میں الاقوامی طور پر ملک کا تاثرا چھانہ ہو تو یہ عام جیزیل کر معیشت کی رفتار کو سست روی کا شکار کر دیتی ہیں۔

اس کے برعکس پر امری، سینٹری اور ہائرا جوکیشن میں مزید ترقی کی جائے اور نوجوان طبقہ پڑھ لکھ کر ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ زراعت کو ترقی دی جائے۔ کاشتکاری کے جدید رائے سے مدد لی جائے۔ برآمدات پر زیادہ زور دیا جائے، درآمدات کم کی جائے۔ ملک کے اندر جتنے آمدنی کے ذرائع بڑھیں گے ملکی کرنی کی قدر میں اضافہ ہو گا۔ کاروبار بڑھیں گے تو ملک کی معیشت کو ترقی ملے گی۔

GDP میں اضافہ

معیشت سے مراد ہے ”زندگی گزارنے کے وسائل اور ذرائع جس کے اندر آمدن اور خروج شامل ہوں۔ معیشت کے میدان میں تین بنیادی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔



1- سرمایہ 2- محنت 3- صارف کی ضرورت

ملک کی بقاء سلامتی اور خود مختاری کیلئے معاشی ترقی ناگزیر ہے۔ پاکستان کی معیشت ہمیشہ مددو جزر کا شکار رہی ہے۔ گوہ پاکستان کو درستے میں چند نچے کچھ ادارے ملے لیکن اس وقت ایک قابل انتظامیہ موجود تھی جس کی بدولت 1950 تک پاکستانی معیشت ایک مستحکم درجہ اختیار کر چکی تھی معیشت میں تبدیلی 1958 کے بعد آئی۔

ملکی معیشت کو بڑھانے کے لئے یا تو برآمدات کو کم کیا جائے یا برآمدات پر پابندی لگائی جائے۔ اگر آج بھی ہم بازاروں میں جائیں تو فرنچیز، ہاتھ ناٹک، بسکٹ، کپڑے اور نہ جانے کیا کیا غیر ضروری اشیاء درآمد شدہ ملتی ہیں۔ اگر ان کو بند کر دیا جائے تو نہ صرف زر مبادلہ کی بچت ہوتی ہے بلکہ ملک میں بھی پیداوار بڑھے گی اس طرح ہماری جی ڈی پی میں اضافہ ہو گا۔ آج صورت حال یہ ہے کہ صرف وہ ہی چیزیں ملک میں بنتی ہیں جو کہ درآمدہ ہو سکیں۔ اس امپورٹ ڈکٹچر نے معیشت کا سینا ناس کر دیا ہے اگر برآمدات میں کمی درکار ہے تو ان پر ویسے ہی پابندی لگائی جائے یا اس پر بہت زیادہ درآمدی ڈیوٹی لگادی جائے اس طرح ہمارے ٹکیں میں بھی اضافہ ہو گا۔ برآمدات بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ پیداوار بڑھائی جائے اور پیداواری لگت میں کمی کر دی جائے۔

اس طرح مارکینگ کی صلاحیتیں بہتر ہوئی چاہیں۔

اس کے علاوہ زرعی پیداوار میں اضافہ ملکی معیشت کی حالت بہتر کر سکتا ہے۔ اس وقت حکومت مکمل طور پر ملکی معیشت کا سہارا IMF اور ورلد بینک کو مانے ہوئے ہے۔ لیکن اگر رعایت کے شعبے پر ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے تو پاکستان ہر قسم کے قرضوں سے آزاد ہو سکتا ہے۔ ماہر معیشت کے مطابق اختیارات کی چلی سطح پر منتقلی خدمات کی فراہمی مارکیٹ کو ریکوویٹ کرنے اور کاروبار کرنے میں آسانیوں سے معیشت مستحکم کی جاسکتی ہے جس سے بیرونی زر مبادلہ کے ذخیرہ بڑھ سکتے ہیں۔

فکری نشوونما

کسی بھی ملک کی معیشت کو ناقابل تغیر بنا نے کے لیے مادی وسائل کی فراوانی سے زیادہ عوام کی سوچ اور رویوں میں ایک خاص معیار کا ہونا ضروری ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ خاص معیار کیا ہے؟ مسلمانوں کو اس معیار کی کھوچ میں سرکھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ربِ کریم نے اسلامی قوانین کی صورت میں زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے یہ قوانین Universal Law کی صورت میں سامنے آئے ہیں۔ جہاں ان قوانین نے ان پر عمل پیرا ہونے والوں کو عروج سے نوازا ہے وہیں ان کو جھلانے والوں کے مقدار میں پستی، غلامی اور لاچاری کے سوا کچھ نہیں آیا۔ پاکستان جن معاشی مسائل سے دوچار ہے ان کا درست اور پائیدار حل قرآن و حدیث سے مل سکتا ہے۔ اگرچہ ان حالات میں ہم فوری طور پر عالمی طاقتلوں سے قرضوں، امداد اور بیرونی سرمایہ کاری کی صورت میں مدد لے کر معیشت کو کسی حد تک بہتر بنائتے ہیں لیکن یہ معیشت ناقابل تغیر نہیں ہوگی۔ بلکہ آنے والے کچھ سالوں میں اس کا خمیزہ غلامی کی صورت میں بھگنا پڑے گا۔ دوسری طرف اچھی تعلیم و تربیت اور تعلیم کے ذریعے ہم اپنی نسلوں میں ایثار و قربانی، بھائی چارے کے رویوں کو پروان چڑھا کر انہیں ایک دوسرے کی بھلائی کے لیے کوشش رہنے کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔ اس تربیت میں لوگوں کو قرآن سے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان تعلیمات کو ان کی عادات میں شامل کرنا مطلوب ہے۔ مثال کے طور پر سودی نظام کے خاتمے اور زکوٰۃ کی صحیح ادائیگی کی وجہ سے عوام کو بنیادی سہولیات میسر آئیں گی۔ عدل و انصاف فوری ملنے پر امن قائم ہو گا۔ جس سے عوام ڈھنی تنا و اور نفسانی سے نکل کر ملک کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور یہ سب اچھی تعلیمی نظام اور تربیت سے ممکن ہے۔



کاروبار میں آسانی اور سرمایہ کاری میں فروغ

2014 میں پاکستان دنیا کے ان پانچ ممالک میں شمار ہوتا تھا جن کا معاشری گراف تیزی سے اوپر جا رہا تھا۔ پاکستان کی معیشت کو دنیا کے 10 بہترین معاشری ترقی کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔

پاکستان کی معاشری اصلاحات عالمی مالیاتی اداروں سے بہتر تعلقات کی وجہ سے معیشت کو فروغ ملا تھا۔ اقتصادی رہنمائی کی وجہ سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا تھا۔



سال 2019 میں پاکستان خود کو ایک شدید معاشری بحران میں گھرا پاتا ہے۔ تباہ شدہ مقامی صنعت کے ساتھ پاکستان، غیر ملکی سرمایہ کاری کے تسلسل کو عارضی سہارے سے ہٹ کے کسی اور طور پر استعمال کرنے کے قابل نہیں رہا ہے۔

حکومتیں برآمدات کے فروغ میں نمایاں بہتری لانے میں ناکام رہی ہیں۔ جن کی بنابریں اپنے ایک روپرٹ کے مطابق پاکستان میں مالیاتی خسارے کے لیے کمزور طرز حکمرانی کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ناکام جانش پڑتاں کا حامل پاکستان کا مالیاتی نظام ٹکیں چوری میں مدد دیتا ہے۔ جو کہ مالیاتی خسارے میں اضافے کی بڑی وجہ ہے۔

کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں نمایاں اثرات کے لئے پاکستان کو اس قدر بڑے پیمانے پر غیر ملکی امداد پر بھروسہ کرنے کی بجائے سرمایہ کاری کے لیے موافق ماحول کی تینی بنا نہ ہوگا۔ جو براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائے۔ عالمی بینک کے جائزہ روپرٹ 'کاروبار میں آسانیاں پیدا کرنے والے ممالک' کے مطابق 190 معیشتوں کی فہرست میں پاکستان 13 ویں نمبر پر ہے۔ اس درجہ بندی کو بہتر بنانے اور مزید سرمایہ کاری کے حصوں کے لیے پاکستان کو کشمکش قوانین آسان ملکی سیکیورٹی میں بہتری کے ساتھ ساتھ سیاحت اور دیگر صنعتوں کے طور پر اپنے میں الاقوامی شخص کو از سرنو تشكیل دینا ہوگا۔

ڈیجیٹل شرائکت داری

پاکستان کو دنیا بھر میں زبردست اور بے مثال صلاحیتوں والی سر زمین کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اگرچہ پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ٹیکنالوجی میں تیزی سے پیش رفت نئے کاروباری موقع پیدا کرتی ہے۔ ڈیجیٹل ترقی عام مقصد کی ٹیکنالوجی کا نتیجہ ہے جس سے تمام شعبوں میں پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے ایک چک دار پالیسی کی ضرورت ہوتی ہے۔



عروضہ ذوالقدر پاکستان میں جہاں نوجوانوں کی ایک آبادی ملازمت کی کھوچ میں نکلنے والی ہے۔ ڈیجیٹل شرائکت داری جدید نصاب کے ساتھ روابط کا باعث بن سکتی ہے۔ پاکستان میں 2000 سے زائد انفارمیشن ٹیکنالوجی کمپنیاں اور کال سینٹریں اور یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی اکثریت آبادی دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ اور ان کا ذریعہ معاش زراعت پر مخصر ہے۔ زراعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک زراعت کے لیے نئے جدید تیج، ادویات، پانی کی وافر مقدار موجود نہ ہو۔

پاکستان میں لوڈ شیڈنگ کے باعث اکثر صنعتیں بند ہو چکی ہیں اور سرمایہ کارپینا کاروبار سیست کر دوسرے ممالک کا رخ کر رہے ہیں۔



زندگی اخلاقی سمجھوتوں سے رفتتوں کی طرف بڑھتی ہے
اور غیر اخلاقی سمجھوتوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔

(ڈاکٹر نعیم غنی)

مسئلہ سیاسی نظام / جامع معاشری پالیسی

معاشری ترقی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کسی قوم، علاقے یا مقامی برادری کی معاشری بہبود اور معیار زندگی کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ کسی ملک کی معاشری ترقی اسی وقت ممکن ہوتی ہے جب وہاں سیاسی استحکام ہو۔ قوموں کو ترقی کی دوڑ میں ناقابل تحسین بنانے کے لیے اچھا اور کرپشن سے پاک سیاسی نظام ہونا ضروری ہے۔ ذیل میں کچھ تجاویز ہیں جس کے ذریعہ ہم پاکستان کا معاشری نظام قدرے بہتر بنائے ہیں۔

1۔ ہمیں اپنے درآمدات اور برآمدات پر توجہ دینا چاہئے اور غیر ضروری درآمدات میں کمی لانی چاہیے۔ ہمیں زرعی اجناس، انفار میشن ٹکنالوژی اور انجینئرنگ کے شعبے میں اضافہ کرنا ہوگا۔

2۔ ٹیکنالوگی میں ہماری کل برآمدات تقریباً 60 فیصد ہے حکومت کو چاہیے کہ صنعتوں کو سب سڈی مہیا کرے۔ تاکہ یہ اپنی مصنوعات میں اضافہ کر سکیں۔

3۔ چھوٹی کمپنیوں کے استحکام اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی ضرورت ہے تاکہ ملک میں سرمایکاری اور ٹکنالوژی کو فروغ ملے اور عالمی مارکیٹ تک ہماری رسائی ممکن ہو۔

4۔ حکومت کو چاہیے کہ غیر ملکی زر مبادلے کے ذخیرہ بھی مسئلہ سیاسی نظام کریں۔

5۔ پاکستان میں غربت کے خاتمے پر توجہ دینی چاہئے۔ کاروبار کے فروغ میں معاشرے میں نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی ضرورت ہے۔

6۔ تعلیمی سیکٹر میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا مقصد پڑھنے لکھنے یہ وذگاروں کی کھیپ تیار کرنا نہیں ہے۔ بلکہ کہ پیشہ وار اہم ترین تیار کرنا ہے۔ تعلیمی میدان میں پیشہ وار تعلیم پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

باقیہ نمبر 02 صفحہ نمبر 26



اسٹریجیک اوقاف اور ترقی کی صلاحیت

اقتصادی ترقی کی پیمائش مجموعی ملکی پیداوار (GDP) میں اضافے سے کی جاتی ہے۔ جس کی تعریف ایک سال میں ملک کے اندر پیدا ہونے والی تمام اشیاء اور خدمات کی مشترکہ قیمت کے طور پر کی جاتی ہے۔ بہت سی قوتیں اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتی ہیں۔ بدلتی سے کوئی بھی اس بارے میں سو فیصد واضح نہیں ہے کہ یہ قوتیں کیا ہیں یا انہیں کس طرح حرکت میں لانا ہے۔



سیاست دان اور ماہرین اقتصادیات ہمیشہ کے لیے معاشری علاج کے وعدے کے ساتھ مختلف نظریات پر بحث کرتے رہتے ہیں۔ اقتصادی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے کئے گئے اقدامات میں بنیادی ڈھانچے کے اخراجات، ڈی ریگولیشن، ٹکس میں کٹوتیاں اور ٹکس چھوٹ شامل ہیں۔ پاکستان کی اقتصادی تاریخ کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں

پاکستان خوراک کی زیادہ تر پیداوار میں خود فیل ہے۔ فی کس آمدنی امر کی کمی ڈالر کے لحاظ سے چھ گناہ زیادہ بڑھ گئی ہے۔

پاکستان کا ٹن اور کا ٹن ٹیکنالوگی کے سر کردہ اور کامیاب پر ڈپورس کے طور پر باہر ہے۔

پاکستان نے ملکی اور عالمی منڈیوں کے لیے تیار کردہ مصنوعات کی ایک انتہائی متنوع بنیاد تیار کی ہے۔

گیس، بجلی، سڑکوں اور شاہراہوں، بندروگاہوں اور ٹیکلی کمپنیوں کی سہولیات کے وسیع نیٹ ورک کے ساتھ فریکل انفارسٹرکچر کا نیٹ ورک پھیلا ہوا ہے۔

بے شمار چینیجس کے باوجود پاکستان کی میکیٹ تیزی سے بلندی کی جانب گامزن ہے۔

مختلف اقدامات کی پشت پر جامع اور پائیدار ترقی کا راستہ سال کے دوران کا میا بیاں اور

باقیہ نمبر 03 صفحہ نمبر 26

موجودہ معاشی چیخ

پاکستان ایک طویل عرصے سے معاشی مسائل کا شکار ہے۔ موجودہ حکومتوں کے دعوؤں اور وعدوں کے باوجود بھی وقت کے ساتھ ساتھ مسائل میں اضافہ ہو گیا ہے۔



پاکستان کو پچھلے 70 سالوں سے معاشی صورتحال میں بڑے چینجز کا سامنا ہے۔ آج کل کے اہم مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری اور مہنگائی ہے۔

پاکستان کو متعدد معاشی مسائل کا سامنا:

پاکستان کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے جس کی وجہ سے خارجہ پائی کو خود مختارانہ طریقے سے آگے بڑھانا مشکل ہو گیا ہے۔ داخلی، سماجی اور معاشی عدم مساوات بڑھ گیا ہے اور لوگوں میں مایوسی پھیلی ہوئی ہے یہ دنی مالیاتی ذرائع پر انحصار بہت زیادہ ہے جیسے بین الاقوامی مارکیٹ بانڈز فلوئنگ، مالی امداد اور پیرون ملک پاکستانیوں کی ترسیلاتی زر ہیں۔

موجودہ معاشی چیخ:

موجودہ معاشی چیخ جو عام آدمی کو پریشان رکھتا ہے تمام ضروری اور دیگر اشیاء کی قیتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مارکیٹ میں یونیلیور، خصوصی طور پر ایندھن اور بجلی کی قیمتیں بڑھانے کی کمک آزادی ہے کو وہ 19 کے پھیلاوا اور صنعت کے وسعت اختیار نہ کرنے سے روزگار کے موقع کم ہو جاتے ہیں۔ مختلف حکومتی فلاحتی منصوبوں نے جیسے احساس پروگرام اور قرضوں یا مراعات کے حصول کے لیے مختلف کارڈوں نے آبادی کے ایک حصے کو

باقیر نمبر 04

صفحہ نمبر 26

معاشی حالت ملکی دفاع کو بڑھاتی ہے

معیشت کسی ملک یا علاقہ کے معاشی نظام پر مشتمل ہوتی ہے کسی بھی ملک کی معیشت اس ملک کی افرادی قوت، سرمایہ و مسائل اور اس ملک میں اشیاء و خدمات کی تعداد اور تجارت و زراعت سے حاصل ہونے والی پیداوار پر محصر ہے۔ ملک کی معاشی حالت اس ملک کے باشندوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مضبوط معاشی حالت ملکی طاقت اور دفاع کو بڑھاتی ہے۔ جبکہ معاشی پسمندگی تشدد اور تصادم کا باعث بنتی ہے۔



پاکستان کی موجودہ معاشی حالت ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے پاکستان کے معاشی مسئلے کی جڑیں معاشی بدنظری کی طویل تاریخ یہ دنی ذرائع پر بھاری انحصار ناص منصوبہ بندی، ذخیرہ اندوڑی، رشوت خوری اور پاکستان کے حکمران طبقات کی جانب سے بد عنوانی اور بدنظری میں پوچھتے ہیں۔

پاکستان کی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات کی طرف توجہ دینے اور ان پر فوری عمل درآمد کی اشد ضرورت ہے۔

ناغراندگی کی شرح میں کمی لانے کے لیے تعلیمی کومنٹ اور عالم کیا جائے۔ تعلیمی نظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ تعلیم حاصل کرنے سے لوگوں میں شعور اجاگر ہو سکے۔ زراعت کے شعبے میں ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے حکومت کو چاہیے کہ کسانوں کو ہر ممکن مد فراہم کرے۔ انہیں بلا سود قرضے فراہم کیے جائیں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ڈیم تعمیر کیے جائیں تاکہ بہترین فصل کا شت کی جاسکے۔ بے روزگاری جو کہ پاکستان کی ملکی تاریخ کا اہم ترین مسئلہ ہے اسے دور کرنے کے لیے کارخانے لگائے جائیں، مختلف نوعیت کے پرو جیکلش اور سیمیں تیار کی جائیں تاکہ ملک اشیاء درآمد کرنے کی بجائے اپنے ملک کے اندر ہی اشیاء کو بنانے پر ترجیح دی جائے۔ صرف ضروری اشیاء کی درآمدات پر اجازت دی جائے اور باقی تمام اشیاء پر پابندی لگائی جائے۔ اس سے لوگوں کو روزگار کے موقع فراہم ہونے کے ساتھ ساتھ درآمدات پر خرچ ہونے والی رقم بھی محفوظ رہے گی۔

مناسب تقسیم کارکانام معیشت

معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دستیاب وسائل سے سامان ضروریات کی تیاری اور افراد معاشرہ تک پہنچانے کے لیے ان کی مناسب تقسیم کارکانام معیشت ہے لاطینی زبان کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال کیا جا رہا ہے مثلاً پائیدار معیشت، کاروباری معیشت اور مخلوط معیشت وغیرہ



کسی بھی ملک کی معیشت کا انحصار اس ملک میں موجود وسائل، افرادی قوت، طلب و رسدا کا موثر نظام، اشیاء اور خدمات کی منصفانہ تقسیم اور حکومت کی طرف سے قیتوں کی مسلسل اور کڑی نگرانی پر ہے۔

پاکستان کی موجودہ معاشی صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں یورپی مالیاتی اداروں پر قرضوں اور مالی امداد کے لیے حد سے زیادہ انحصار دستیاب وسائل کا نقص استعمال، سرکاری سطح پر قیتوں کے اتار چڑھاؤ پر کنشوں نہ ہونا اور با اش افراد کا قیتوں پر اثر انداز ہونا، کاروبار اور صنعتی سرگرمیوں کے لیے ناساز گار ماحول، ٹیکس کی شرح و صوبی میں کمی، ملکی سیاستی صورت حال میں رسکشی کا منظر، طویل المدى معاشی حکمت عملی کا نقدان، درآمدات میں ضروریات سے زیادہ اضافہ اور برآمدات میں کمی اور روزگار کے موقع نہ ہونے کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ سر فہرست ہے۔

مندرجہ ذیل اقدامات کر کے ملکی معیشت کو درست سمت میں لا یا جاسکتا ہے

01 بقیہ نمبر

صفحہ نمبر 25

☆ ملکی معیشت کی مضبوطی کے ایسی حکمت عملی تیار کی جائے جن کے اثرات دیر پا ہوں۔

☆ اجنبیں کی ذخیرہ اندر وطنی اور اسمگنگ کی روک تھام اور قیتوں کے اتار چڑھاؤ پر وفاقی اور

پاکستان ایک زرعی Predominant تھا

جب پاکستان ہندوستان کی ریاست سے الگ ہوا تو یہ ایک زرعی Predominant تھا اس وقت پاکستان کی معیشت کی اوسط گرو تھریٹ ان پانچ دہائیوں میں (1947-1997) میں سب سے زیادہ اونچا تھا۔ پھر اس کے بعد یہ آہستہ آہستہ گرنا شروع ہو گیا۔ جمہوری ادوار میں معیشت کی حالت زار ہمیشہ سے خراب ہوتی آ رہی ہے کیونکہ عالمی مالیاتی اداروں سے قرضے لے کر معیشت کو چلا جاتا ہے جس سے ان عالمی مالیاتی اداروں کی ڈکٹیشن پر مہنگائی ہو رہی ہے۔



پاکستان کی معیشت کو بہتر بنانے کے اقدامات پاکستان کو معاشی طور پر مستحکم بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات پیش کئے جا رہے ہیں۔

اگر ملک میں سے انر جی کے بحران کو ختم کیا جائے تو ملکی معیشت پر اس کے ثابت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اگر ملک میں کرپشن کو ختم کر دیا جائے تو بھی ملکی معیشت مستحکم ہو سکتی ہے۔

ملکی معیشت کو تباہ کرنے والا اہم مسئلہ ہے روزگاری ہے جس سے معاشرتی اور معاشی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ اگر ملک میں نوجوان نسل کو روزگار کے موقع فراہم کیے جائیں تو معیشت ترقی کر سکتی ہے۔

Good Governance کا لائے عمل

ملکی معیشت اور اس کی استقامت کے لیے سب سے اہم کردار حکومت کی پالیسیوں اور قوانین کو منصفانہ طور پر لاگو کرنا شامل ہے۔

معاشری حالت

ملک میں معیشت کا کردار:

کسی بھی ملک میں معیشت کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ ملک کی ترقی کا انحصار اس کی معیشت پر ہوتا ہے۔ معیشت ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ معیشت جتنی مستحکم ہوگی ملک اتنی بھی ترقی کرے گا۔

پاکستان کی معاشری حالت:



پاکستان کی معاشری حالت کسی یونانی الیے کی طرح طویل اور درنماک ہوتی جا رہی ہے۔ ایک جانب قرضوں اور سود کی ادائیگی کا نتیجہ ہونے والا سلسلہ اس کی کمر توڑ رہا ہے اور دوسرا طرف کالے دھن کی معیشت سے اندر سے ٹھوکلا کرنی جا رہی ہے۔

انٹی ٹیوٹ آف ڈولپمنٹ انسائمس کی ایک تحقیق کے مطابق 8-2007 میں غیر سرکاری معیشت سرکاری معیشت کا 91% تھی اس کے مقابلے ملک کا سرکاری جی ڈی پی اصل جی ڈی پی کے نصف سے بھی کم تھا۔ کالے دھن کے ملکی معیشت میں سرایت کر جانے کی وجہ سے جہاں معیشت کا کردار تبدیل ہوا ہے۔ وہاں سیاست اور یادداشت کا کردار بھی تبدیل ہو چکا ہے۔

معیشت کو مستحکم بنانے میں تعلیم کا کردار:

تعلیم کا اثر صرف انفرادی زندگی پر ہی نہیں پڑتا بلکہ اس سے پورا معاشرہ اثر انداز ہوتا ہے۔ لیکن ترقی میں عوام کا تعلیم یافتہ ہونا معاون کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم افراد میں ایسا شعور پیدا کرتی ہے کہ وہ اپنے مسائل سے واقفیت حاصل کر کے اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی صلاحیتوں سے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں اس لیے تعلیم کو عوام کیا جائے تاکہ ہر فرد ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لے سکے۔

زرعی مصنوعات پر توجہ دی جائے:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اس کی زرعی مصنوعات اعلیٰ معیار کھلتی ہیں۔ انڈیا کے پاس رقبہ بہت زیادہ ہے لیکن اس کی زمین اعلیٰ قسم کے پھل پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے وہی دنیا میں بکنے والا اعلیٰ قسم کا پھل پاکستان کی زمین پر آگتا ہے اسی طرح گندم، چاول، آم اور دوسرے درجنوں پھل پاکستان میں اچھے پیدا ہوتے ہیں۔ ان زرعی مصنوعات کو ایکسپورٹ کیا جائے تو اچھا خاصاً رہنمباولہ کمایا جاسکتا ہے۔ درآمدات کو کم اور برآمدات کو بڑھایا جائے۔

پاکستان کی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے چاہیے کہ وہ چیزیں جو بہترین ہیں مثلاً فصلیں، لیدر اور کھلیوں کا سامان وغیرہ ان کی برآمدات کو بڑھایا جائے۔ سیاکٹوٹ میں بننے والا کھلیوں کا سامان دنیا بھر میں مشہور ہے اس کی برآمدہ کمزید بڑھا کر زرہمباولہ کمایا جاسکتا ہے۔

آج کل پاکستان میں درآمدات بہت زیادہ ہو رہی ہیں لوگ بڑی خوشی سے بیرونی مصنوعات خرید لیتے ہیں۔ مگر حقیقت میں یہ ہماری معیشت کا بڑا بیصان ہے۔ اگر ہم کوئی غیر ملکی سامان نہ خریدیں تو ہمارا ملک دنیا کا امیر ملک بن سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ مقامی خریداری کو اپنا کمیں اور ملکی معیشت میں اضافہ کریں کیونکہ پاکستان ہمارا ملک ہے۔

صاف رہنا نیکی ہے، اپنے ماحول کو صاف رکھنا، اس سے بڑی نیکی ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی)

نعم غنی سنٹر کی طرف سے انفار میشن ٹیکنالو جی اینڈ سکلز انسٹی ٹیوٹ کے سٹوڈنٹس کے لیے Communication Skills پر ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ (ریسورس پرسن ریسرچ آفیسر قصیر ریاض)



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول میں نئے داخل ہونے والے نئے منے بچوں کو بھرپور اور خوشگوار انداز میں دیکھم کہا گیا۔



اصلاح فکر ابجو کیشنل اینڈ ولفیرٹرست کے نئے منتخب ہونے والے ممبرز کی بورڈ میئنگ منعقد ہوئی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن سنٹرل ایڈمنیسٹریشن کے لیے ایڈ من سکلز کو بہتر بنانے کے لیے ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔

ریسورس پرنس: سلمان تسمیم غنی



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول ICAT مقابلہ میں حصہ لینے والے اور پوزیشن ہو لڈرز میں تقسیم انعامات



ٹریننگ ہنر مندی میں اضافہ کرتی ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن پر انگری سکول کے ٹچنگ طاف کو بچوں کی ابتدائی تعلیم کی بیسکس سے متعلق ٹریننگ دی گئی۔



READING SKILLS



پڑھائی کے بنیادی اجزاء

علم الاصوات

- 1- جس میں پڑھنا اور لکھنا سکھانے کے لیے آوازوں کو حروف سے جوڑا جاتا ہے
- 2- حروفِ تہجی کی آوازیں کس طرح کام کرتی ہیں

پڑھائی کے بنیادی اجزاء صوتی آگہی

- 1- حروف کی آوازوں کو سُننا
- 2- ان میں فرق کرنا
- 3- ان کی نشان دہی کرنا

بڑا مسئلہ معیشت اور حکومت

موجودہ دور میں پاکستان میں معلومات کا سب سے بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔ اگر آپ ثابت اور سوچ سمجھ کر ذمہ داری سے بات کریں گے تو اس بات کو اہمیت دی جائے گی۔ اور میڈیا میں اس کے ثبت اثرات مرتب ہوں گے اور اس کے برعکس اگر آپ اپنی بھگڑا اور انتشار پیدا کریں گے تو اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔



پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ معیشت اور حکومت کا ہے، غربت کا ہے، صحت کا ہے، تعلیم کا ہے، جان و مال کی حفاظت کا ہے، انصاف کا ہے۔ اس کے اور گرد جو خوب ہے وہ حکمرانی کا ہے۔

پاکستان میں لئے والہ شہری مثلاً اکثر نجیمز و کیل، نس، استاذ مزدور وغیرہ اگر اپنی ذمہ داری پوری تن وہی آیمانداری اور خلوص نیت سے انجام دے تو مک کا معاشی نظام بہتر ہو سکتا ہے۔

پاکستان معاشی طور پر تب ہی ناقابل تحریر بن سکتا ہے جب یہاں کی غریب عوام کو روزگار کے موقع میسر ہوں۔ ملکی قوانین پر چلتی سے عمل درآمد ہو۔ غریب اور امیر کا فرق ختم ہو۔ عدالتوں میں انصاف مہیا ہو۔ رشوت اور سودی نظام کا خاتمہ ہو اور اسلامی اصولوں کے مطابق قوانین کی پابندی ہو۔

باقیہ نمبر 01

صوبائی حکومتی سطح پر مکمل کنسروول کا نظام قائم کیا جائے۔

☆ بڑا مدد کو بڑھانے کے لیے موثر حکومت عملی بنائی جائے اور زراعت، میکنا لو جی اور نجیمیز نگ میں ملکی اور غیر ملکی مارکیٹ کی طلب کے مطابق نئی مصنوعات تیار کر کے برآمد کی جائیں۔

☆ افرادی قوت میں انصاف کے لیے تعلیم کے ساتھ ہنر کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ تعلیم کمکل کرنے کے بعد نوجوان ملک کے کار آمد شہری بن سکیں اور بجائے معاشرے پر بوجھ بننے کے خود معاشرے کا بوجھ اٹھا کر اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔

☆ حکومتی سطح پر کاروبار کے لیے آسان شرائط پر بلا سود قرضے دیئے جائیں۔
☆ مالیاتی نظام نیکس میں شفافیت کو ترقی بنایا جائے۔

☆ مختلف شعبوں میں صنعتوں کو فروغ دے کر روزگار کے موقع پیدا کر کے افرادی قوت میں اضافہ کیا جائے۔ اور بے روزگاری کا خاتمہ کیا جائے۔

☆ ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے معاشرے کا پست طبقہ اپنی حالت بہتر بن سکے۔

☆ حکومت اور اپوزیشن میں شامل نام سیاسی جماعتوں کو ملکی اور عوای مسائل کو حل کرنے اور ملکی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ تاکہ ملک میں بد منی اور انتشار کی بجائے سکون اور امن کی فضائی قائم ہو سکے۔

بقیہ نمبر 02

7۔ پالیسی بنادینا کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کروانا زیادہ ضروری ہے۔ پولیس نے درست انداز میں اطلاق کے لیے بڑے پیمانے پر نئی انتظامی اصلاحات متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ تمام منصوبوں سے متعلقین کو آگاہ کرے۔ وزیریوں سے عام آدمی تک ہر کوئی اس میں شامل ہو۔ اگر حکومت زراعت سے یا صنعتوں سے متعلق کسی پالیسی پر غور کر رہی ہے۔ تو ان شعبوں سے متعلق تمام صارفین کی رائے شامل ہونی چاہیے۔

اس سارے کام میں حکومت کی دلچسپی اور قابل لوگوں کی ضرورت ہے۔ جتنی درمیانے طبقے کے افراد کو سہولت دی جائے گی اتنے بہتر بنانے کے لئے جاسکیں گے۔ حکومتی اداروں کو چاہیے کہ قابل لوگوں کی بھرتیاں کی جائیں اور انہیں بہتر کام کرنے کے موقع فراہم کیے جائیں۔ اگر ہم اپنے لوگوں کا ٹینٹ درست انداز میں استعمال کریں تو ہم پاکستان کو معاشری و معاشری ترقی میں ناقابل تحسیر بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

بقیہ نمبر 03

اقتصادیات کو نمایاں کرنے والی اہم کامیابیاں مالی سال 2021 کے دوران کا رکردنگی کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔ پاکستان 2017 تا 2018 کے بھرائی کے بعد استحکام کی پالیسی پر عمل پیرا تھا میشیٹ میکرو اکنامک عدم توازن سے ٹھیک ہو رہی تھی لیکن Covid-19 سے سست پڑ گئی۔ لیکن اس کے باوجود ابھی بھی پاکستان کے پاس اسٹریچ ڈجگ اوقاف اور ترقی کی صلاحیت ہے۔ پاکستان کے نوجوانوں کا بڑھتا ہوا تناسب ملک کو ممکنہ ڈیکھو گا اور مناسب خدمات اور روزگار فراہم کرنے کا چیلنج فراہم کرتا ہے۔

بقیہ نمبر 04

کچھریلیف فراہم کیا ہے۔ دوسری طرف عام آدمی معاشری بھرائی کا شکار ہے۔

ملک کی معاشری حالت کو بہتر بنانے کے اقدامات

ملک کے معاشری مسائل کو موثر طریقے سے حل کیا جاسکتا ہے۔ اگر حکومت اور بڑی اپوزیشن جماعتوں اتفاق رائے پیدا کر لیں۔ اگر یہ آپس میں تعلقات کو ٹھیک کر لیں تو مارکیٹ فورسز سے نمٹنا آسان ہو گا۔

ان تمام حالات کے ذمہ دار کوئی ایک شخص یا ادارہ نہیں ہے بلکہ ہم سب ہیں وہ اس لیے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں یا تو دوسروں پر ڈال دیتے ہیں یا قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ محشیت شہری ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم چاہے کسی بھی پیشے سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں اپنا کام محنت، ایمانداری اور خلوص نیت سے کرنا ہو گا۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریاں اچھے طریقے سے نجماںیں گے تو ہم اس طرح کے سینکڑوں مسائل سے نکل سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنا کام آئین اور قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کریں۔ یہی ایک واحد حل ہے اس کے علاوہ کوئی بھی حل نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین



موسمیاتی تبدیلیاں پاکستان کو کیسے متاثر کر رہی ہیں؟

(محمد پرویز جگوال)

حرارت میں اضافے کی رفتار سب سے زیادہ رہے گی۔ ورلڈ

پاکستان، گلوبل وارمنگ، یا عالمی درجہ حرارت میں اضافے کا والٹلہ لائف فنڈ کی ایک سابقہ روپورٹ کے مطابق سن 2100 یا اس صدی کے اختتام تک اس خطے میں اوسط درجہ حرارت میں چار ڈگری سینٹی گریڈ تک کا اضافہ ممکن ہے۔

کراچی کو خطرہ لاحق

1945ء میں پاکستان بھر

میں چار لاکھ ہیکٹر

زمین پرمینگرو کے

جنگل تھے تاہم

اب یہ رقبہ گھٹ

کر ستر ہزار

ہیکٹر تک رہ گیا

ہے۔ مینگرو کے

درخت سونامی جیسی

قدرتی آفات کی صورت میں

دفاع کا کام کرتے ہیں۔ کراچی میں سن

1945 میں آخری مرتبہ سونامی آیا تھا۔ اقوام متعدد کے اندازوں

کے مطابق بحر ہند میں کسی بڑے زلزلے کی صورت میں سونامی

کی لہریں ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں کراچی پہنچ سکتی ہیں اور یہ

پورے شہر کو لے ڈو بیں گی۔

پاکستانی عوام کو لاحق خطرات

پاکستان، گلوبل وارمنگ، یا عالمی درجہ حرارت میں اضافے کا

سبب بنے والی، گرین ہاؤس، گیسوس کے عالمی سطح پر اخراج کا

صرف ایک بیصد کا حصہ دار ہے تاہم اس کے باوجود موسمیاتی تبدیلیوں و درجہ

حرارت میں اضافے سے پاکستان کی دو سو ملین

سے زائد آبادی کو

سب سے زیادہ

خطرات لاحق

ہیں۔ سن 2018

کے گلوبل کلامگیری

رسک انڈیکس، میں

پاکستان ان ممالک کی

فہرست میں شامل ہے، جو

موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر

ہوں گے۔

پاکستان سب سے زیادہ متاثرہ خطے میں واقع

جغرافیائی لحاظ سے پاکستان مشرق و سطی و جنوبی ایشیا کے وسط

میں واقع ہے۔ پیش گوئیوں کے مطابق اسی خطے میں درجہ

اجل بنا دیا۔ ماہرین کے مطابق مستقبل میں ایسے واقعات
قدرتی آفات میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

پاکستان کیسے نج سکتا ہے؟

موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے پاکستان کو
سالانہ بنیادوں پر سات سے چودہ بلین ڈالر درکار ہیں۔ فی الحال
یہ واضح نہیں کہ یہ فنڈز کہاں سے ملیں گے؟ پاکستان کی سینیٹ
نے پچھلے سال ایک پالیسی کی منظوری البتہ دے دی تھی، جس
کے مطابق پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے
بچنے کے لیے ایک اتحاری قائم کی جانی ہے۔

پاکستان کیا کچھ کر سکتا ہے؟

سن 2015 میں طے ہونے والے پیرس کے معاهدے میں
پاکستان نے سن 2030 تک گرین ہاؤس، گیسوں کے اخراج
میں تیس فیصد کی لانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ اس پر تقریباً چالیس
بلین ڈالر کے اخراجات آئیں گے۔ پاکستان نے یہ ہدف خود
مقرر کیا تھا۔



جان و مال کا نقصان

جرمن واقع نامی تھنک ٹینک کے 2018ء کے 'گلوبل کلائمیٹ
رسک انڈیکس' کے مطابق پچھلے قریب بیس برسوں میں موسمیاتی
تبدیلیوں کے اثرات کے سبب پاکستان میں سالانہ بنیادوں پر
523.1 اموات اور مجموعی طور پر 10,462 اموات ریکارڈ
کی گئیں۔

اس عرصے میں طوفان، سیلاب اور دیگر قدرتی آفات کے سبب
تقریباً چار بلین امریکی ڈالر کے برابر مالی نقصانات بھی ریکارڈ
کیے گئے۔

سیلاب اور شدید گرمی کی لہریں

پاکستان میں سن 2010 میں آنے والے سیلابوں کے نتیجے میں
سولہ سو افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ سیلابی ریلوں نے ساڑھے
اڑتیس ہزار اسکواڑ کلومیٹر رقبے کو متاثر کیا اور اس کے مالی
نقصانات کا تخمینہ دس بلین ڈالر تھا۔ کراچی سے تین برس قبل
آنے والی ہبیٹ ویو، یا شدید گرمی کی لہرنے بارہ سو افراد کو لقمہ



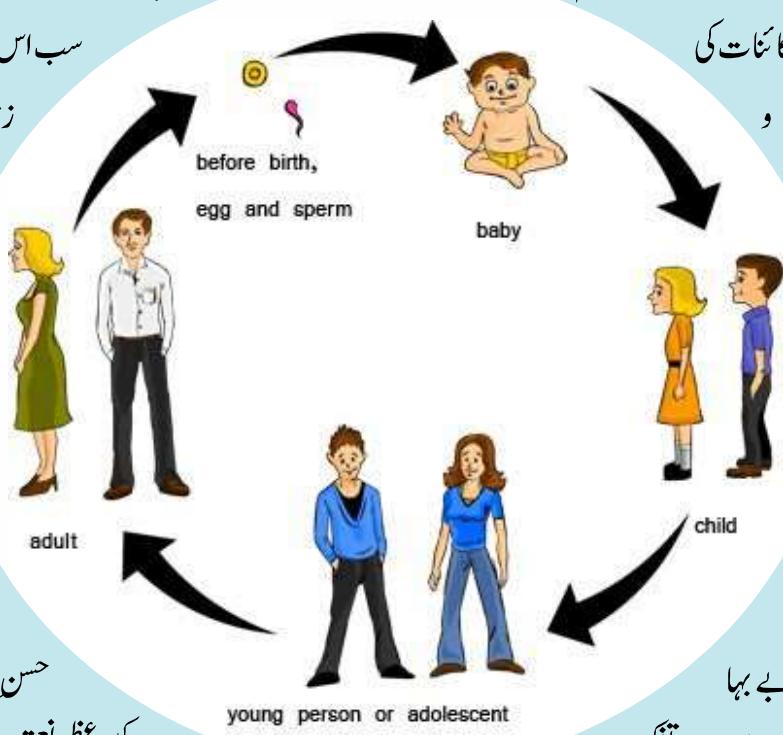
انسان کی تخلیق؛ ایک موضع فکر

قیصر ریاض، ریسرچ آفیسر NGC

اگر ہم ایک پل کو تصور کا سفر باندھیں اور خالق کے اس بے
فعالیت ایک عقدہ ہے جس پر جتنا غور کریں عقلیں حیرت کا شکار ہوتی
مثلاً شاہکار یعنی انسان کی ظاہری و باطنی خلقت و جبلت، تاب و
جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا باطن لاتنا ہی اوصاف کا مطلع ہے۔ سوال
یہ ہے کہ انسان کو یہ فضیلتیں کیوں دی گئی ہیں؟ یقیناً یہ
سوچتے چلے جائیں گے خالق کا نات کی
قدرت و بادشاہت، حکمت و
عظمت، رحمت و جلالت
کے احساس میں خود کو
مُغْرِق پائیں
گے۔ مخلوقات میں ایسا
متاز و موصوف، اطافت
ورفت کا ایسا جامع اور کوئی
نہیں۔ لہذا اس نعمت کا ادراک
کرنا اور خود پر ہونے والے بے بہا
احسانات کی پہچان پیدا کرنا ضروری ہے۔ تفکر

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی
دیگر مخلوقات کو سامنے
رکھتے ہوئے اپنی تخلیق
میں غور کرے تو اس پر
روزِ روشن کی طرح واضح ہو
جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے
حسن صوری اور حسن معنوی کی کیسی
کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا

زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی معرفت
حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔
انسانی وجود میں خالق کی نشانیاں
اللہ عزوجل کی قدرت و صنعت کے عجائب اس کی مالکیت و عظمت
و بادشاہت، کبریائی و پاکی و بزرگی پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے کمال
علم و حکمت، رحمت اور نفاذ قدرت و مشیت کی بھی دلیل ہیں۔ انسان بھی
اللہ عزوجل کی تخلیق کی کاملیت کی ایک نشانی ہے اور پھر اللہ عزوجل کی
کثیر کامل نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان پانی کی بوند سے پیدا



انسان کا خاصہ ہے اور حقیقت یہی ہے کہ فکری و قلبی استغراق و مراقبہ میں
مشغول ہونے والے ہی اکتشاف و معرفت کی منزل کو پہنچتے ہیں اور جتنا
انسان اس تصور و تفکر میں گم ہوتا ہے اتنا ہی اس کا دل خالق کی کبریائی کی
تبیخ میں مشغول ہوتا ہے اور وہ معرفت کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔
گویا انسان ایک کمالاتی ظاہری جسم اور ایک نورانی باطن کا
حامل ایسا مُحیّر العقول مجموعہ ہے کہ اکثر اہل عقل جس کے مکمل احاطے سے
عاجز ہیں۔ انسانی وجود جامع کمالات اور مکاتب فاضلہ کا مظہر ہے۔ فقط
انسانی جسم کو لیا جائے تو ہر ایک انسانی عضو کی ہیئت و مناسبت اور اس کی

کہ کس طرح اس کے اعضا کی تخلیق و ترتیب کی گئی ہے اور ہر ایک کی مخصوص شکل و محل، مخصوص قدر و مقدار اور مخصوص نام و کام ہے۔ خدا کی کامل قدرت کے ملاحظے کے لیے چند اعضا کا اگر ذکر کیا جائے مثلاً آنکھ کو دیکھیں کے کس طرح اسے مختلف طبقات کا مرکب کیا گیا ہے اور ہر طبقہ کی مخصوص صورت اور مخصوص صفت ہے۔ اگر ان میں سے ایک طبقہ یا صفت زائل ہو جائے تو آنکھ کی فعالیت زائل ہو جاتی ہے۔ کس طرح خالق نے آنکھوں کو کھولا اور ان کے طبقوں کو ترتیب دیا، ان کے رنگ اور شکل و صورت کو اچھا کیا پھر ان کو ڈھانپنے اور گرد و غبار سے بچانے کے لیے دو پوٹے بنائے پھر تین برابر بیشتر میں آسمانوں، ستاروں و سیاروں کو باوجود وسعت اور دوری کے سما دیا کہ انسان ان کو دیکھتا ہے۔

کان کا مشاہدہ کریں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے نازک مرکبات کا مجموعہ ہے اور اس میں سننے کی حس رکھی۔

کس طرح ناک کو سوٹکھنے کی صفت عطا کی تاکہ بودغیرہ کو سوٹکھ کر کھانے کی چیزوں کو جان سکے۔ اسی طرح تنہنوں کے ذریعے دل کی غذائیتی ہوا اندر داخل ہو اور باطنی حرارت کو راحت ملے۔

منہ میں زبان رکھی اور اسے گویائی دی تاکہ دل کی ترجمانی کر سکے۔

دانتوں سے زینت بخشی جس ہم سے توڑنے اور پینے کا کام لیتے ہیں۔ ان کی جڑوں کو مضبوط، سروں کو تیز اور رنگ کو سفید بنایا۔ سب



ہوا اور اسی کی ذات میں ایسے کئی عجائب ہیں جو اللہ کی عظمت کا روشن نشان ہیں۔ تمام عمر بھی گزر جائے تو ان سے مکمل واقفیت نہیں ہو سکتی اور انسان کا حال یہ ہے کہ وہ اس سے غافل ہے۔ اللہ عزوجل نے کتاب عزیز میں انسان کو اپنی تخلیق میں غور کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چونکہ افعال واسطہ ہوتے ہیں جن میں ہم فاعل کی صفات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اسی مشاہدے کے واسطے سے ہم پر ذات فاعل کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سب اس خالق اعلیٰ کا شاہکار ہے کہ رحم کے پردوں میں ایک نطفے سے وجود تک کا سفر مکمل ہوتا ہے اور تصوری خود بخوبی بنتی چلی جاتی ہے، نہ کوئی مصور نظر آتا ہے نہ آلت تصوری اور کوئی دوسرا مصور یا فاعل ایسا نہیں کہ جونہ تو آله صنعت کو چھوئے اور نہ مصنوع کو ہاتھ لگائے پھر بھی اس میں اس کا تصرف چلتا رہے۔ اس پاک ذات کی شان کتنی بلند اور دلیلیں کتنی واضح ہیں۔۔۔

انسانی اعضا میں حکمت

خالق نے انسان کو نہایت ہی اچھی شکل دی ہے اسے حسین صورت اور مناسب مقدار پر رکھا، اس کے ظاہر و باطن کو اچھا کیا، اعضا کو اچھی شکل پر ڈھالا۔ مظبوط ہڈیاں بنائیں، رگوں اور پٹھوں کو ترتیب دی، غذا کا راستہ بنایا تاکہ انسان کا جسم باقی رہ سکے۔ اعضاء کو دیکھنے، سennے، جاننے اور بولنے کی قوت عطا فرمائی۔ پیٹھ کو بدن کی بنیاد، پیٹ کو تمام غذاوں کا مرکز اور سر کو تمام حواس کا جامع بنایا۔ اگر انسان غور کرے



ہیں۔ ان کی مختلف مقداریں اور مختلف شکلیں ہیں کیونکہ انسان حرکت کا محتاج تھا تو اس کی کثیر ہڈیاں بنائی گئیں اور پھر ہر ایک کو مطلوبہ حرکت کے مطابق شکل دی گئی پھر ان کے جوڑوں کو آپس میں ملا یا گیا۔ ان ہڈیوں کو حرکت دینے کے آلات بنائے گئے جنہیں پٹھکہ کہا جاتا ہے۔ ہر پٹھکہ گوشت، ریشوں، جھلیوں سے مل کر بنا ہے۔ ہر عضو کے لیے مخصوص مقدار اور مخصوص تعداد میں پٹھے ہیں۔ نیز پٹھوں، رگوں، شریانوں، ان کی تعداد اور ان کے بڑھنے اور پھیلنے کی جگہوں کا معاملہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ دل، معدہ، جگر، پھیپھڑے، مثانہ، آنتیں گو کہ ہر جز میں

کوبرابر کھران کی صفوں کو ترتیب دیا۔ ہونٹوں کو بنایا ان کو رنگ دیا اور شکل کو خوبصورت کیا تاکہ منہ پر بھلے گئیں۔ منہ کے منفذ کو بند کریں اور کلام کے حروف ان کے سبب مکمل ہو جائیں۔

گلے کی نالی پیدا فرمائے آواز نکالنے کے لیے تیار کیا، زبان میں حرکت رکھی تاکہ وہ آواز کو کاٹے جس کے سبب حروف مختلف مخارج سے نکلیں اور کثرت حروف کے باوجود بولنے میں کوئی دقت نہ ہو۔



پھر ہر عضو میں اور پھر پورے بدن میں غور و فکر کرنے کے لیے وسیع میدان ہے۔ یہ تو ظاہری جسم کے عجائب ہیں جب کہ وہ معانی اور صفات جن کا ادراک حواس سے نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ اور اس سے بڑھ کر ہیں۔ یہ ہمارے غور و فکر کے لیے قریبی کشادہ راہ اور خالق کی عظمت پر واضح دلیل ہیں جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اس سے غافل اپنے پیٹ اور شرمگاہ میں مشغول ہیں۔ یقیناً انسان کی تحقیق اسے دعوت فکر دیتی ہے کہ وہ اپنے خالق کی معرفت کی راہ پکڑے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب انسان تفکر کو اپنائے اور اس کا آغاز اس کی اپنی ذات میں فکر سے ہی ممکن ہے۔

پھر اس ذات نے سر کو بالوں اور کنپیوں سے آراستہ کیا، چہرے کو داڑھی اور ابرووں سے زینت بخشی، ابرووں کو کمانی شکل باریک بالوں سے خوبصورتی دی اور آنکھوں کو پلکوں کی جگہ رسمی لنسین کیا۔ اسی طرح ہڈیوں کو دیکھیں کہ وہ کس طرح بدن کے لیے ستون

ہوئے کہ اس کا موجودہ بیڑہ صرف ایک انجن والے تیز رفتار جیٹ طیاروں پر مشتمل ہے۔

J-10C کے پاس ایک ایڈوانس ایکٹو الکٹرینک سینٹری (AES A) ریڈار ہے اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے PL-15 سے آگے بصری ریچ (BVR) میزائلوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ J-10C زیادہ جدید، چوتھی نسل کے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے میزائل بھی لے جاسکتا ہے۔

اگرچہ یہ اسٹیلیٹھ طیارہ نہیں ہے، لیکن غیر عکاس مرکب مواد اور ڈائیورٹ لیس پرسوک اعلیٰش کا استعمال ریڈارز پر J-10C طیارے کی شناخت کو کم کرتا ہے۔ اسٹیلیٹھ طیارے ریڈار سسٹم کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔

J-10C دو وجہات کی بنا پر ایک اہم حصول ہے: پہلا پی اے ایف کے موجودہ بیڑے کی

اپ گریڈیشن ہے۔ اس کے پاس F-16s (75) Mirage III (40)، اور JF-17s (40) ہوا

(8) (لڑاکا طیارے ہیں۔

J-10Cs

سے ہوا میں لڑائی کے

لیے ہیں۔

دشمن

حاصل کی تھی۔

The Jan ڈبلیو گلن اپنی کتاب United States, Israel and a controversial Fighter Jet میں لکھتے ہیں، 'اسرائیلی ٹھیکیدار J-10' کے لیے ایروڈینامک اور ساختی خاکہ فراہم کرنے میں مصروف تھے۔"

تاہم، سونگ اور AA دونوں نے J-10 کی ترقی میں تعاون سے انکار کیا ہے۔

J-10 امریکہ کے ڈیزائن کردہ F-16 فائٹر فالکن کی طرح ایک چست میکٹیکل لڑاکا ہے۔ پاکستان نے مبینہ طور پر J-10 طیارے کا ویرینٹ

حاصل کر لیا ہے۔

یہ جدید سینزرو

اور میزائل سسٹم سے لیس ہے۔

اس میں چینی ساختہ انجن بھی لگایا گیا ہے۔

جب پی اے ایف نئے طیاروں کے لیے اپنے اختیارات پر غور کر رہا تھا۔ اس بات پر غور کرتے

مبارک ہو، پاکستان!

بھارت کے رافائل طیاروں کے حصول کے جواب میں پاکستان نے چین کے (25) J-10C لڑاکا طیارے خرید لیے
ریفارنس PRO PAKISTANI



ترتیب: اویس اکبر

اب پاکستان کے پاس دنیا کے طاقتور 4.5 جیئریشن فائٹرز جیٹ ہیں۔
بنیادی تفصیل J-10c Vigorous ہے؟

j-10c، جسے Vigorous

بھی کہا Dragon

جاتا ہے، ایک سنگل انجن والا ٹیکنیکل لڑاکا طیارہ ہے جسے چین کی

Chengdu Aircraft Corporation نے بنایا ہے۔ یہ سنگل انجن والے جیٹ لڑاکا طیاروں کے اپنے بیڑے کو جدید بنانے کے لیے چین کی کوششوں کی ایک اہم بنیاد ہے۔

چینگدو ایئر کرافٹ کارپوریشن نے 1988 میں J-10 پر کام شروع کیا تھا۔ تاہم، کہا جاتا ہے کہ چین نے J-10 کی ترقی کے لیے اسرائیل کی ایرو اسپیس اور ہوابازی والی کمپنی اسرائیل ایرو اسپیس انڈسٹریز (IAI) سے تکمیلی مدد

میں ہندوستان کو کو لیٹرل نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ دوسری طرف بھارت کو طیارے کو ملک کے ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنا پڑتا ہے یعنی بھارت کے پاس تنازع کشمیر میں صرف 2 اور

جیٹ سے بہتر ہے۔

متغیرات

Rafale کے مقابلے 10-L میں کم مختلف قسمیں ہیں۔



بین الاقوامی سرحد پر 4 اڈے ہیں۔ وقت، سپر شکی تاثیر اور درمیانے سائز کی حد کے پیش نظر، پاکستان کو مجموعی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ یہ اس وقت کسی بھی عکیسی صلاحیتوں سے قطع نظر ہے جو Rafale یا کوئی اور طیارہ ہندوستان کے پاس ہے۔ پاکستان 90 کی دہائی سے چین، ترکی، برازیل، انڈونیشیا، ملائیشیا اور آذربائیجان کے ساتھ مل کر پیداوار کر رہا ہے۔ جبکہ بھارت صرف اور صرف روس، یا فرانس سے خرید رہا ہے۔ ریاستہائے متحدہ نے ہندوستان کو تمام ٹیکنالوجی کی منتقلی سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ TATA ہندوستان میں F16s تیار کرنے کے حقوق خرید نہیں لیتا، جو ایسا نہیں ہوا کیونکہ اس کی ابتدائی کمٹنٹ کے £2 ملین کی لاگت آتی ہے۔ لہذا مجموعی عکیسی مواد سے قطع نظر، ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان حکومت عملی، خود انحصاری، موزوں، رتیخ اور قبہ کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔

آپریٹر

10-L صرف دو مالک چلاتے ہیں۔ چین اور پاکستان۔ اور Rafale کو 8 مالک چلا رہے ہیں۔

قیمت

| |
|--------------------------|
| 35 million dollarj-10c |
| Rafale 125million dollar |

جبات اہم یہاں سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے پاس بھارت کے ساتھ کسی بھی شکل میں مقابلہ کرنے کے لیے کم قدر ہے۔ پاکستان کا زمینی رداں بھارت سے بہت چھوٹا ہے اس لیے دفاع کے لیے کم ہے۔ لہذا 10C، JF17، F16 جیسے کوئی بھی طیارہ پاکستان کو ہندوستان پر ایک برتری فراہم کرتا ہے کیونکہ یہ پرواز کے 2 منٹ کے اندر اندر داخل ہو سکتا ہے لہذا کوئی بھی ہوائی سے زمینی لڑائی ہندوستانی زمین پر ہو گی چاہے نتیجہ کچھ بھی ہو۔ اس لیے کسی بھی جنگ

کے جیٹ طیاروں سے لڑنا اور انہیں روکنا اور کسی بھی تنازع کے دوران ہمارے آسمانوں پر کنٹرول برقرار رکھنا۔

Rafale 10C اور دوں میں

ایک جیسی خصوصیات ہیں۔

فرق صرف انجن میں ہے ہے کیونکہ 10C کو منگل انجن سے ایندھن ملتا ہے جبکہ Rafale کو دو انجن سے ایندھن دیا جاتا ہے۔

عمومی خصوصیات

10C Rafale سے لمبا میں لمبا ہے۔ چونکہ یہ مرکب مواد سے بنایا گیا ہے، اس لیے یہ Rafale سے وزن میں بہکا بھی ہے۔ 10C میں اعلیٰ داخلی ایندھن کی گنجائش ہے اور یہ ایک ہی انجن سے چلتا ہے جو Rafale کے دو انجنوں جتنا زور پیدا کرتا ہے۔

کارکردگی

Rafale کے مقابلے 10C کی رفتار، جنگی حد، اور سروں کی حد بہت زیادہ ہے۔ اڑنے، ہوا کی لوڈ نگ، اور زور کی شرح تقریباً ایک جیسی ہے۔

اسلحہ سازی

کم ہارڈ پاؤنٹ ہونے کے باوجود، 10C ایک بہتر بندوق اور فضائی فنا میں مار کرنے والے زیادہ میزانلوں، ہوا سے سطح پر مار کرنے والے میزانکل، اینٹی شپ میزانلوں اور بموں سے لیں ہے۔

ایونس

اس شعبہ میں بھی 10C-L Rafale

پاکستان معاشر طور پر ناقابل تسلیخ کیسے بن سکتا ہے؟

تحریر: رفعت رشید، ایسوی ایٹ ایڈیٹر، ماہنامہ امید

پر صنعت کاری کے ذریعے عالمی سطح پر کامیابی حاصل کرنے پر یقین رکھتی ہیں پاکستان میں بھی اس کے روشن موقع موجود ہیں جاپانی کمپنیوں نے گزشتہ پچاس برسوں میں کامیابی کا ایک عظیم باب رقم کیا ہے دنیا میں جہاں کہیں بھی اس کا پوری شکن کے قدم پہنچے ہیں اس

نے مقامی طور پر صنعت کو فروغ دیا ہے اگرچہ اسے پاکستان میں سازگار

ماحول دیا جائے تو وہ یہاں بھی وہی کارنامہ سرانجام دے سکتی ہے حال ہی میں ہانگ کانگ میں ہاورد بنس سکول کے بین الاقوامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مائیکل پوڈر نے مزید کہا کہ محض قدرتی وسائل میں افراد سستی آبادی کا جنم یا فوجی قوت سے ہی کوئی معیشت پنپ نہیں سکتی

بلکہ پیداواری طاقت اس کا منبع ہے اور یہ اشیاء کی قدر کرنے سے ہی ممکن ہے یعنی لاگت میں کمی کا رکرداری میں اضافہ اور موثر طریقہ کارانہتائی اہمیت کے حامل ہیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے اور یہ بات زیادہ اہم ہے کہ اسے کیسے کرنا ہے انفرادیت کی تخلیق آپ کا کام ہے آپ کو اشیا کی قدر

پاکستان کا سٹیٹ بینک پھر اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ پاکستانی روپے کی قیمت اس کی اصل پیداواری مد سے اب بھی زائد ہے لہذا ایک بار پھر اس کی قدر میں کمی کی ضرورت ہے جبکہ گزشتہ سال ہی روپے کی قدر میں کمی کی گئی قرض چکاؤ اسکیم میں ملین ڈالر جمع ہو گئے جن میں 75 نیصد رقم وہ ہے جو موجودہ بین الاقوامی تجارتی سود کے

وعدے پر حاصل کی گئی ہے ہاورد بنس سکول کے مشہور و معروف ایل فور کا کہنا ہے کہ اگرچہ سعودی ریال کرنی کی قیمت میں کمی ہے تو پھر اقتصادی پالیسی میں کوئی بنیادی نقص ضرور ہے یہی بات کچھ عرصہ پاکستانی بھی کہتے رہے ہیں لہذا یہ امر ضروری ہے کہ اقتصادی پالیسی کی ساخت پر صحیح معنوں میں غور کیا جائے اور ایسا حل تلاش کیا جائے جس کے نتیجے میں پاکستانی معیشت کرنی کی قدر میں بار بار کمی سے محفوظ ہو جائے مقامی سرمایہ کاروں کا ایک پر عزم گروپ نہایت کامیابی کے ساتھ اس مسئلے کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ایسی کثیر الاقوامی کار پوری شنیں موجود ہیں جو مقامی سطح



انہوں نے پوری زندگی بیرون ملک گزاری البتہ ان کی تدبیفین پاکستان کی
مٹی میں ہوئی ہمیں چاہیے کہ اپنے ماہرین کو اپنے افرادی وسائل کو کس
طرح واپس بلائیں ہمارے سائنسدان اور اساتذہ ماہرین طب انجینئر
منظومین اور کارکن جو ملک سے باہر جا کر مالی تحفظ تلاش کرتے ہیں جن
کی تعلیم و تربیت پر قیمتی قومی وسائل صرف ہوئے ہیں جو دوسرے ممالک
کو اپنے ہمراور اپنی مہارت سے فیضیاب کر رہے ہیں انہیں اپنے وطن
میں ہونا چاہیے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی صلاحیتوں
سے فائدہ اٹھانے کے لئے منصوبہ بندی کریں اور اس طرح اپنے قومی
منفاذ کا تحفظ ہم اپنے افرادی وسائل اور ماہرین کو وہ عزت وہ مقام دیں
جو ان کا حق ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ بیرونی سرمایہ دار
افراد اور ماہرین کو ملک کے اندر رہ کر دولت میں اضافہ کا موقع فراہم
کریں یہی وقت کا تقاضا ہے کاش کہ ہم اپنے بیرونی پرکھڑے ہونے
کے لئے خود اپنے طرز عمل کی اصلاح کر سکیں کہ یہ ہمارا وہی حال تو نہیں
ہے کہ :

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پر جانتا نہیں ہوں ابھی رہبر کو میں
باور کیا جاتا ہے کہ اندر وون یا بیرون ملک پاکستانی جو پاکستان
میں یا بیرون ملک کے تقریباً دس بلین ڈالر بیرون ملک جمع ہیں مندرجہ بالا
تجویز پر عمل کرنے سے یہ سرمایہ دار اندر وون ملک منتقل ہو سکتا ہے جس سے
پاکستان کی جملہ ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد۔۔۔۔۔

خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

میں اضافہ کرنا ہے درحقیقت وہ بھی کامیابی کی ضمانت ہیں اور اس منزل
تک پہنچنے کے لئے واحد راستہ ایسا قومی ماحول ہے جو کاروبار کو فروع
دینے کا ضامن ہو سکے آج کی دنیا مقابلے کا میدان ہے اور وہی اس
میدان میں اتر سکتا ہے جس کے پاس اعلیٰ معیار ہوا یا ہی ملک اپنے
عوام کو ایک بہتر معیار زندگی فراہم کر سکتا ہے ہا اور ڈبزنس اسکول کے ایک
ڈین پروفیسر کم کلارک نے بھی مذکورہ بالا کانفرنس میں کہا کہ ان کا ادارہ
ٹیکنالوجی کی تشکیل، ترقی، مہارت اور بین الاقوامیت پر اپنی توجہ مرکوز
رکھے گا ٹیکنالوجی کے معاملہ میں پاکستان بہت پیچے ہے میشیٹ کو سطح
عالمی تک لے جانا مقابلہ کی قوت پیدا کرنا اور تخلیقی انفرادیت پیدا کرنا
بھی ہمارے لیے خواب و خیال ہے لیکن پاکستان کے پاس افرادی قوت
کی کمی نہیں جیسا کہ حال ہی میں وزیر اعظم نے ایک موقع پر تسلیم کیا کہ
ہمارے پاس ماہرین اور مہارت کی بھی کمی نہیں پاکستانی تاجر اور صنعتکار
اعلیٰ پائے کے ہیں پاکستانیوں نے ملک میں بلکہ بیرون ملک زیادہ
نمایاں طور پر کامیابی کے جھنڈے گاڑے ہیں اس پر ہماری آئندہ ترقی
اور خوشحالی کا دار و مدار ہے اس کی بدولت ہم اپنے قرض سے چھکارا
حاصل کر سکیں گے بیرون ملک موجود پاکستانیوں کی ہمدردی اور مہارت
ہی آخر کار ہمارے کام آئے گی کہ ایک ایسی سکیم کے ذریعے جس سے
قرض اتنا رو ملک سنوارو بیرون ملک قومی وسائل کو دوبارہ ملک میں واپس
لاو سکیم کا نام دینا چاہیے کیوں نہ ہم ایک ایسی صنعت اور تجارت ماحول
تشکیل دیں جس کے ذریعے پاکستان ہی میں اعلیٰ معیار حاصل کر کے
پاکستانیوں کی ترقی کے بہتر موقع پیدا کیے جائیں جو پاکستان میں ہی
ملک کی تغیریں ہاتھ بٹائے ہمارے سائنس دانوں کو اپنے ملک کی
خدمت کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔

نوبل پرائز یافتہ واحد پاکستانی سائنسدان عبدالسلام پاکستان
میں پیدا ہوئے یہی ان کی تعلیم و تربیت ہوئی لیکن اس کے بعد کیا ہوا

قومی ترانہ

مع ترجمہ

نازیہ خاتون، کوارڈینیٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

پہلا بند: پاک سر زمین شاد باد

میرے وطن کی پاکیزہ زمین ہمیشہ خوش رہے۔ میر حسین وطن ہمیشہ خوشیوں سے بھرا رہے۔

تونشان عزم عالی شان

پاکستان کی زمین ہمارے بزرگوں کے شان دار اور ان کے پکے ارادے کی نشانی ہے۔

مرکز یقین شاد باد

ہمارے یقین کا مرکز سدا خوش رہے۔



مفہوم:

یہ ایک دعا ہے یعنی اے میرے وطن کی پاکیزہ زمین تو ہمیشہ خوش رہے۔ کشور کا معنی ہے ملک۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔ یعنی میرا خوب صورت ملک ہمیشہ خوشیوں سے بھرا رہے۔ عزم سے مراد پکا ارادہ ہے اور عالی شان کا مطلب: اوپنجی شان والا۔ ہمارے بزرگوں نے بہت قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا۔ انہوں نے پاکستان بنانے کا پکا ارادہ کر لیا تھا اور اس مقصد میں کامیاب ہوئے۔



دوسرا بند: پاک سر زمین کا نظام

اس پاک سر زمین کا نظام عوام کے اتحاد کی قوت اور عوام کا آپس میں بھائی چارہ ہے۔

قوم ملک سلطنت

ہماری قوم ہمارا ملک اور یہ ہماری سلطنت ہمیشہ قائم رہے اور چکرتی رہے۔

شاد باد منزل مراد

ہماری مرادوں کی منزل ہمیشہ خوش رہے۔

مفہوم:

وقت کا مطلب ہے طاقت اور اخوت کا مطلب بھائی چارا۔ یعنی پاکستان میں بسنے والے سب لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ انکے بھائی چارے اور اتحاد کی طاقت سے اس ملک کا نظام چلتا ہے۔ پاسندہ یعنی ہمیشہ قائم رہنے والا اور تابندہ یعنی چمکنے والا۔ باد کا مطلب ہے رہے۔ اس شعر کا مطلب کہ ہماری قوم، ہمارا ملک، ہماری سلطنت ہمیشہ قائم رہے اور اور چمکتی رکھتی رہے۔ بر صیر کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ یہاں ایک الگ اسلامی مملکت قائم ہو جائے۔ ان کی خواہش پوری ہوئی۔ اس مصرے میں دعا دی گئی ہے کہ ہماری امیدوں اور مرادوں کی یہ منزل ہمیشہ خوشیوں سے بھری رہے۔

تیسرا بند: پرچم ستارہ وہلal

یہ ہمارا پرچم چاند ستارے والا جوزندگی کے ہر شعبے میں ترقی اور عظمت کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

ترجمان ماضی شان حال

یہ سبز پرچم ہمارے شان دار ماضی کی کہانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ زمانے میں بھی ہماری شان بڑھاتا ہے۔ ہمارے مستقبل کی جان بھی سبز ہلالی پرچم ہے۔

سایہ خداۓ ذوالجلال

یہ ہمارا پرچم ہم پر خدا کا سایہ ہے۔ اس خدا کا سایہ جو بزرگی والا ہے۔ بڑی عظمت والا ہے۔

مفہوم :

اس مصرے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمارا پرچم چاند ستارے والا جو ماضی میں ہمارے بزرگوں کی عظیم جدوجہد اور قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے خوب صورت مستقبل کی خوش خبری بھی سناتا ہے۔

اہم معلومات:

- ۱۔ پاکستان کا قومی ترانہ مشہور شاعر حفظ جالندھری نے لکھا اور اس کی دھن احمد غلام علی چھا گلانے بنائی۔
- ۲۔ پاکستان کا قومی ترانہ پہلی بار ۳ اگست ۱۹۵۲ء کو روڈ یو پاکستان سے نشر ہوا تھا۔
- ۳۔ پاکستان کے قومی ترانے میں تین بند ہیں۔ ہر بند میں پانچ مصرے ہیں۔ ہر بند حرف پ سے شروع ہوتا ہے۔
- ۴۔ پاکستان کا قومی ترانہ فارسی زبان میں لکھا گیا ہے لیکن لفظ پاکستان اردو میں ہے۔

علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت پا رب!



بِرَزْمِ نُونِهَال

امید آج کی بات: نئے مئے ساتھیو! ایک کمرے میں چار موم بتیاں جل رہی تھیں جو آپس میں مخونگو تھیں۔ پہلی محبت کی بولی "میں امن ہوں میری روشنی کم ہو رہی ہے اب میں زیادہ دیر تک نہیں جل پاؤں کی" پھر وہ موم بتی بجھ جاتی ہے۔ دوسری موم بتی بولی "میں محبت ہوں لگتا ہے دنیا کو اب میری ضرورت نہیں رہی میں بجھ رہی ہوں اور پھر وہ بھی نجگانی۔ تیسرا موم بتی کہتی ہے "میں کامیابی ہوں، میں کمزور پڑ رہی ہوں" پھر اس کی بھی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وقت ایک بچہ کمرے میں داخل ہوتا ہے تینوں موم بتیوں کو بجھا دیکھ کر وہ پریشان ہوتا ہے۔ لیکن ایک موم بتی جل رہی تھی۔ وہ بولی "میں امید ہوں تم پریشان مت ہو، تم میری مدد سے باقی موم بتیوں کو جلا سکتے ہو۔ وہ بچہ یہ بات سن کر بہت خوش ہو جاتا ہے، وہ تینوں موتیوں کو دوبارہ روشن کرتا ہے۔ پیارے بچو! ہمیں بھی اپنی زندگی میں امید کی روشنی سے اجالا کیا رکھنا چاہیے اور آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔

(آپ کی باجی، رفعت رشید)

پیاز سے کوئی نہ کوئی شکایت تھی۔ پیاز یہ سب سن کر افسر دہ ہو جاتی اور رونے لگتی۔ ایک دن کھیت میں کھلیتے ہوئے آلو میاں اپنی آنکھیں ملنے لگے۔ ”ارے کیا ہوا آلو میاں تمحاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟ بی بی پالک نے خوفزدہ ہو کر پوچھا۔

”جب آلو میاں نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی تو بے اختیار چیخ نکل گئی اور انہوں نے ادھراً دھڑکتے ہوئے کہا: ”ہائے! ایکیا ہوا، میری گول مٹول آنکھوں کو۔“ اور پھر تکلیف سے رونا شروع کر دیا۔

”ارے یہ تو آنکھوں کی وبا لگتی ہے۔“ بی بی پالک نے کہا۔ ایک دن شدید گرمی تھی۔ ہری مرچ بیگم چکراتی ہوئی آئیں اور گر گئیں۔ گرمی کی شدت سے لوگ گئی۔ ابھی آلو میاں اور مرچ بیگم تکلیف سے ہائے ہائے کر رہے تھے کہ بھنڈی چلاتی ہوئی آئی: ”ارے بچاؤ! مجھے شہد کی مکھی نے کاٹ لیا۔ ارے ہے کوئی جو ہماری ان تکلیفوں کا علاج کرے۔“

بھنڈی نے زار و قطار رو تے ہوئے کہا تو سارے علاقے میں شور پچ گیا۔ ہر طرف سے ہائے ہائے کی آوازیں آنے لگیں۔ آ کر نانی گاجر نے گھبرا کر ڈاکٹر بینگن کو ساری سبزیوں کی بیماری تفصیل سے بتائی۔

ڈاکٹر بینگن نے سب حال غور سے سنا اور فوراً امریضوں کے پاس پہنچے۔ ڈاکٹر بینگن نے ایک ایک کر کے دوبارہ سبزیوں کی بیماری پوچھی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ان سب بیماری اور تکالیف کا علاج پیاز میں موجود

فرمان نبوی ﷺ ہے



علم عبادت سے بھی افضل ہے۔ ”علم و معرفت کو دوستوں کو ذہن نشین کرانا، عبادت سے بڑھ کر ہے۔“



پیاز کی باتیں

دور کسی جگہ ایک سر سبز اور زرخیز میدان میں مختلف سبزیوں کی حکمرانی تھی۔ یہاں کسی انسان کا گزر نہیں تھا۔ وہ آزادی سے کھلیق کو دوستی تھیں۔ سب میں بڑا اتحاد تھا۔ صرف ایک پیاز ہی تھا، جس سے سب دور رہتے تھے۔ وہ سوچتا کہ شاید مجھ سے ہی کوئی خطا ہوئی ہے، اس لیے کوئی سبزی دوستی اور محبت کا ہاتھ نہیں بڑھاتی ہے۔

جب بھی پیاز ان کے قریب آیا تو سب

ناک بھنوں چڑھا کر بھاگ جاتے۔ ہری مرچ بیگم تو ہمیشہ کہتی: ”آئے ہائے اس میں سے تو بدبو آتی ہے“ اور ناک سکیر کر چلی جاتی۔ خالو ٹماٹر بھی کم نہیں تھے۔ ہاں میں ہاں ملاتے اور کہتے: ”جب بھی پیاز ہمارے پاس آتا ہے تو ہماری آنکھوں میں جلن ہونے لگتی ہے۔“ یوں ہر سبزی کو



کر ٹیڑھا نہیں کر سکتا تھا۔ بچے نے حاضرین میں سے ہی چند لوگوں کو وہ سلاخ جانچنے کے لیے دی کہ وہ یہ دیکھ لیں کہ سلاخ میں کوئی ایسا پوشیدہ نقش تو نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اسے موڑنا آسان ہو۔ اچھی طرح دیکھ بھال کے بعد بھی کوئی ایسا نہیں ملا۔

اب بچے نے وہ سلاخ اپنے ہاتھوں میں لی اور اس کے دونوں سرے دبا کر اسے موڑنا شروع کیا لوگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ فولاد کی



وہ سلاخ کسی موم کی طرح اس کے ہاتھوں میں مرتی چلی جائی ہے حتیٰ کہ وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔

اس تمام واقعے کے بعد بچے کے دل کی دھڑکن چیک کی گئی وہ معمول کے مطابق تھی نہ تو پسینے سے شر اور تھا اور نہ اس کے جسم پر غیر معمولی تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے ماہرین حیرت زدہ تھے کیونکہ اس سلاخ کو توڑنے کے لئے بہت زیادہ قوت درکار تھی اور وہ کسی انسان میں ہونا ناممکن تھی لیکن اتنی قوت کا ایک بچے میں ہونا نہ صرف جیلان کن بلکہ ناقابلِ یقین بات تھی۔

اسٹیفن کو اس کے اسی طاقت کی وجہ سے ”سپر بوائے“ کہا جانے لگا۔ ماہرین نے اس کے طبی معانے کے بعد اعلان کیا کہ یہ بچہ کسی خفیہ طاقت کا مالک ہے اسٹیفن نے اپنی اس صلاحیت کے بارے

ہے۔ یہ سن کرتا مہربانی حیرت میں پڑ گئیں۔

ڈاکٹر بینگن نے سب کو پیاز کے فائدے بتائے کہ پیاز بہت مفید اور طاقت و رہوتی ہے۔ اس کے کھانے سے خون صاف ہوتا ہے اور گرمی میں کھانے سے یہ لو کے اثرات سے بچاتی ہے۔ پیاز بھی خاموشی سے سنتی رہی۔

ڈاکٹر بینگن نے مزید بتایا کہ ہماری پیاری دوست پیاز میں یہ خوبی ہے کہ یہ آنکھوں کے لیے بھی مفید ہوتی ہے اور آنکھوں میں جراشیم کا خاتمه کرتی ہے۔ اس کو گھس کر لگانے سے شہد کی کمھی کے ڈنک کا زخم بہت ٹھیک ہو جاتا ہے

ڈاکٹر بینگن نے یہ بھی بتایا کہ پیاز کی طاقت جان کر یونان کا بادشاہ سکندر عظیم جنگ سے پہلے اپنے سپاہیوں کو پیاز کھانے کو دیتا تھا۔ دیکھاقدرت نے پیاز میں کتنے فائدے رکھے ہیں۔

یہ سب سن کر ساری سبزیاں شرمندہ ہو گئیں اور سب نے پیاز سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ پیاز نے ایک ایک کر کے سب سبزیوں کو گلے لگایا اور سب کی پیاری اور تکلیف دور کی۔

ڈاکٹر بینگن نے بھی اطمینان کی سانس لی۔ پھر تمام سبزیوں نے ڈاکٹر بینگن اور پیاز کے ساتھ صحت یابی کا جشن منایا۔



سپر بوائے

اسٹیفن ایک حیرت انگیز بچہ تھا 1960 میں جب وہ صرف سات سال کا تھا تب اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے ایک مشہور ہول کے ہال میں پہنچا لوگوں کی بڑی تعداد وہاں جمع تھی اس کے ہاتھ میں سٹیل کی ایک سلاخ پکڑا دی گئی جو آدھا انچ موٹی اور ایک فٹ لمبی تھی یہ فولادی سلاخ اس قدر مضبوط تھی کہ اس پر کوئی ہیوی ویٹ چیز پیٹھن بھی اسے موڑ

عید مبارک
عید مبارک، پیارے بچوں عید مبارک
اے اس دلیں کے سارے بچوں عید مبارک
ملی ہیں تم کو عید کی خوشیاں
اک دو بجے کی دید کی خوشیاں
گلے ملے ہوتم پیاروں سے
اپنے دوستوں اور یاروں سے
چکے بھاگ تماہرے بچوں عید مبارک
اے اس دلیں کے پیارے بچوں عید مبارک

میٹھی عید کا دن جب آئے

خوب سویاں ہمیں کھلانے
ابو امی، بھتی، بہنیں
اچھے اچھے کپڑے پہنیں
سب ماریں لشکارے بچوں عید مبارک
اے اس دلیں کے پیارے بچوں عید مبارک



ہنسی گھر

ایک صاحب اپنے ایک زمیندار دوست کے گھر کچھ دن رہنے کی غرض سے گئے۔ ایک دن دوست نے ان سے کہا: ”تم چاہو تو بندوق اور دو شکاری کتے لے کر جنگل میں چلے جاؤ اور اپنا شانہ پا کرو۔“ وہ صاحب بندوق اور کتوں کو لے کر جنگل چلے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس آگئے۔ زمیندار نے پوچھا: ”کوئی اور چیز چاہیے؟“ وہ بولے: ”ہاں اور کتنے ہوں تو دے دیجیے، میرا شانہ ٹھیک ٹھاک لگا ہے۔“



میں بتایا جب بھی میں کسی چیز کو موڑنے کی نیت سے پکڑتا ہوں تو میرے ہاتھوں میں خود بخود ایک خاص قسم کی طاقت بھر آتی ہے اور مجھے وہ کام انجام دینے کے لیے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی ہے لیکن کبھی کبھی میں خود ہی اپنی اس صلاحیت سے خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔“

جب اسٹیفن کی عمر 12 سال ہوئی تو اس میں یہ صلاحیت کم ہونا شروع ہو گئی اور رفتہ رفتہ بالکل ختم ہو گئی پھر دوبار یہ قوت اسے کبھی حاصل نہ ہو سکی 1943 میں تیس سال کی عمر میں اس کا انتقال ہو گیا یہ صلاحیت اسے کیسے حاصل ہوئی اور کیوں کہ ختم ہوئی اس راز سے کوئی پرده نہ اٹھا سکا۔



حیوانانیات

کا کروچ کے خون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔



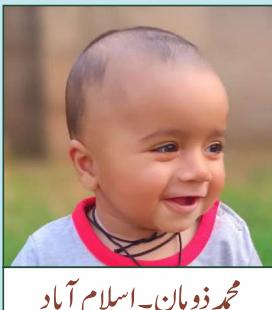
زرافے کو گونگا چوپا یہ بھی کہتے ہیں۔
کیکڑے کے دانت اس کے پیٹ میں ہوتے ہیں اور اس کی دس ٹانگیں ہوتی ہیں۔

سمندری گھوڑے کی دونوں آنکھوں کی حرکت ایک دوسرے سے آزاد ہوتی ہے۔

افریقی ہاتھی کی نسبت ایشیائی ہاتھی کے کان چھوٹے ہوتے ہیں۔



کھلتے چہرے



محمد ذہان۔ اسلام آباد



زمل شیراز، آزاد کشمیر



محمد زین افتخار



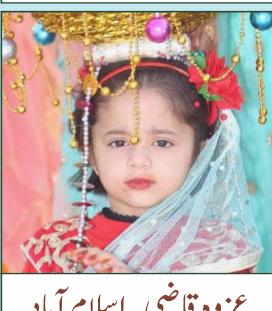
محمد اذلان علی۔ اسلام آباد



محمد خبیب۔ اسلام آباد



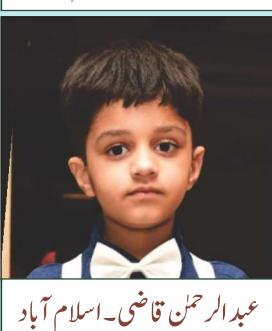
عدن نوری۔ اسلام آباد



عزوزہ قاضی۔ اسلام آباد



موسیٰ کیانی۔ اسلام آباد



عبد الرحمن قاضی۔ اسلام آباد



محمد واجد افتخار

آم
پھلوں کا بادشاہ ہے آم بچو
یہ طاقت کا ہے شیریں جام بچو
جو کریں تعریف اس کی کس طرح سے
ہے قدرت کا بڑا انعام بچو
کرے پیدا بدن میں خون تازہ بچو
بھلا ہے کس قدر یہ کام بچو
اسے کھا کر بناؤ جلدی جان سب ہی



اگر ہوں جیب میں کچھ دام بچو
کے لذت اور رنگت کی وجہ سے
ہیں اس کی سینکڑوں اقسام بچو
جوانی میں اسے انسان جو کھائے
بڑھاپے تک یہ دے گا کام بچو
اگر تم صحمندی چاہتے ہو
تو کھاؤ اس کو صبح و شام بچو
یقیناً یہ یہ پھلوں کا بادشاہ ہے
خدا کی قدرتوں کا ترجمان ہے

قارئین کے تاثرات و تجاویز

اقدار کا ہونا بے حد ضروری ہے تاکہ ہم موجودہ اور آنے والی نسلوں کو معاشی اور پیشہ وار نہ صلاحیت کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کے مطابق ڈھال سکیں۔ ماہنامہ امید کی ٹیم کے لیے نیک تمنائیں۔

شکریہ۔



ارفع طاہر، اسلام آباد.....

السلام علیکم! ماہ مارچ اپریل 2022 امید میگزین کا مطالعہ کیا۔ اس میگزین کے ذریعے مجھے سلطانہ فاؤنڈیشن کے مشن تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد کے عمل درآمد ہونے کا احساس ہوا۔ دعا گو ہوں کہ یہ قائد روای دوال رہے۔ شعبہ پرانگری سکول کے نئھر روزہ دار بچوں کی تصاویر دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اس کے علاوہ بزم نونہال، نورین باجی کا کچن بہت دلچسپ تھا۔ ماہنامہ امید یقیناً معاشرے میں ثبت سوچ لانے کا باعث ہے۔



مسرتو بیہندیم، ہاؤس وائیف اسلام آباد.....

ماہنامہ امید، فکری، تعلیمی، قومی اور ثقافتی موضوعات کے حوالے سے اہل وطن کو جدید اسلامی نظریات سے آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اس میں موجود بچوں کے صفات میری بچیاں بہت شوق سے پڑھتی ہیں اور سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف شعبوں کی تصویری جھلکیاں بھی سلطانہ فاؤنڈیشن کے فناشنر سے آگئی کا باعث بنتی ہیں میری ایک ادنیٰ سی رائے ہے اگر اسے اہمیت دی جائے کہ اس میگزین میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے سٹاف کے ساتھ ساتھ باہر کے دوسرے لکھاریوں کو بھی لکھنے کے موقع فراہم کیے جائیں تاکہ یہ ماہنامہ مزید بہترین ہو۔



محترم قارئین:

ماہنامہ امید کا تازہ شمارہ آپ کی نظر سے گزر چکا ہو گا یا پھر زیر مطالعہ ہو گا، فی الوقت ہم ماہنامہ امید کے رائٹرز کی تیمتی رائے اور تجاویز جانا چاہتے ہیں ماہنامہ امید کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہے ان سے ہمیں آگاہ کریں۔ (ادارہ)



مس رحسانہ بقول لاہوریں سلطانہ فاؤنڈیشن.....

ماہنامہ امید اخلاقی قدر ہوں کا نمائندہ رسالہ ہے جسے آپ اپنے گھر میں فخر کے ساتھ سب کے پڑھنے کے لئے میبل پر سمجھتے ہیں اور اس ماہنامہ کا بنیادی مقصد ہر خاص و عام میں علم و آگہی کی روشنی پھیلانا ہے۔ اس کے بلند پایہ مقاصد سلطانہ فاؤنڈیشن کے مشن، وژن اور فلاجی کا موس کو آگے بڑھانا ہے میری خواہش ہے کہ یہ میگزین یوں ہی چلتا رہے اور ہم اس کی مختلف تحریروں سے مستفید ہوتے رہیں۔



مبشرہ اظہر، طالبہ پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین.....

السلام علیکم! الحمد للہ امید میگزین مارچ اپریل 2022 پڑھنے کا موقع ملا۔ میگزین میں بہت سے اچھے موضوعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو کہ ہر عمر کے افراد کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ میری رائے کے مطابق قائد اعظم اور علامہ اقبال کے ساتھ موجودہ دور کے افراد مثلاً عبدالستار ایڈھی، ارفع کریم، اور دیگر افراد کی زندگی کے بارے میں تحریریں شامل ہونی چاہیے جو کہ نوجوانوں کے لئے حوصلہ، ہمت اور موضوعیں کا بڑا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی موضوعات کو بھی شامل ہونا چاہیے کیونکہ میرے خیال میں ہماری تعلیم میں اسلامی

عطیات

الحمد لله! تغیر انسانی کا جو شن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈاکٹر کیمرون منٹریشن)

SULTANA FOUNDATION Fund Raising Programme

For The Month of April 2022

| DATE | DD. NO | NAME | R.NO. | Amount (Rupees) | City |
|-----------------|----------|-----------------------------------|-------|-----------------|------------|
| DONATION | | | | | |
| 02-Apr-2022 | DD1-0231 | Dr. Saamia Ahmed | 6290 | 100,000 | Islamabad |
| 04-Apr-2022 | DD1-1983 | Dr. M.B Kayani | 6291 | 500,000 | SF/Isb |
| 05-Apr-2022 | SD-2121 | Maj. Gen. (Retd) Iftikhar Hussain | 6292 | 27,500 | SF/Isb |
| 07-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Abdul Mateen | 6293 | 1,500 | SF/Isb |
| 07-Apr-2022 | SD-0725 | Mrs. Abida abbasi | 6294 | 4,800 | SF/Isb |
| 07-Apr-2022 | SD-2124 | Brig. (Retd) Amjad Javed | 6295 | 2,400 | SF/Isb |
| 09-Apr-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6296 | 2,050 | SF/Isb |
| 11-Apr-2022 | DD1-1961 | Mrs. Shahzada Begum | 6297 | 200,000 | Rawalpindi |
| 11-Apr-2022 | DD1-1693 | Maj. Gen. (Retd) Sarfraz Iqbal | 6298 | 20,000 | SF/Isb |
| 13-Apr-2022 | SD-0725 | Mrs. Abida abbasi | 6299 | 5,600 | SF/Isb |
| 14-Apr-2022 | DD1-1976 | Haji Muneez Ahmad | 6300 | 50,000 | Rawalpindi |
| 16-Apr-2022 | DD1-1406 | Mr. Abdul Karim Khadim | 6301 | 20,000 | Islamabad |
| 18-Apr-2022 | SD-2124 | Brig. (Retd) Amjad Javed | 6303 | 2,400 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Saeed / Fareeha | 6304 | 50,000 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Taimur Tajammal | 6305 | 20,000 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6306 | 100,000 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6307 | 15,000 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6308 | 100,000 | SF/Isb |
| 18-Apr-2022 | DD1-1965 | Ms. Naheed Aziz | 6309 | 25,000 | Islamabad |
| 20-Apr-2022 | DD2-2128 | Prof. Ayesha Shaukat | 6311 | 10,000 | Lahore |
| 23-Apr-2022 | DD2-2111 | Maj. Dr. Osman Malik | 6312 | 50,000 | Karachi |
| 23-Apr-2022 | DD2-2129 | Dr. Usman Nazir | 6313 | 36,000 | Gujranwala |
| 23-Apr-2022 | FD-2130 | Dr. Naeem Ahmed | 6314 | 20,150 | USA |
| 23-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Through Dr. Tasneem Ghani | 6315 | 25,000 | SF/Isb |
| 23-Apr-2022 | DD1-2131 | Mohammad Ben Asad | 6316 | 500 | Islamabad |
| 23-Apr-2022 | DD1-2132 | Amna Asad | 6317 | 200 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-2133 | Mr. Muhammad Qasim Khan | 6318 | 10,000 | Rawalpindi |
| 25-Apr-2022 | FD-2134 | Dr. Saeed Muhammad Khalid | 6319 | 100,000 | USA |
| 25-Apr-2022 | FD-2136 | Dr. Waseem Adnan Rathur | 6320 | 182,000 | USA |
| 26-Apr-2022 | DD2-2137 | Dr. Ahmed Sher | 6321 | 50,000 | Lahore |
| 26-Apr-2022 | DD1-2099 | Ms. Aisha Waseem | 6322 | 50,000 | Karachi |
| 27-Apr-2022 | SD-2121 | Maj. Gen. (Retd) Iftikhar Hussain | 6323 | 27,500 | SF/Isb |
| 29-Apr-2022 | DD1-2139 | Mr. Rizwan Ahmed | 6324 | 1,600 | Islamabad |
| 29-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Maaz Nazir | 6325 | 2,000 | SF/Isb |
| 29-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Ahmed Chaudhary | 6326 | 25,200 | SF/Isb |

| | | | | | |
|--------------|----------|------------------------------------|--------|------------------|------------|
| 30-Apr-2022 | FD-2140 | Dr. Syed Waqas Bokhari | 6327 | 105,700 | USA |
| 30-Apr-2022 | DD1-1767 | Ms. Leena Salim Moazzam | 6328 | 20,000 | Islamabad |
| 30-Apr-2022 | DD1-0600 | (FOF) Issa Saleem/Shahida Mahm | 6330 | 5,000 | SF/Isb |
| Total | | | | 1,967,100 | |
| ZAKAT | | | | | |
| 01-Apr-2022 | DD1-0380 | Mr. Samad Ahmed Sirohey | Z/1955 | 1,000,000 | Islamabad |
| 05-Apr-2022 | DD1-1459 | Mrs. Khalida Samar Mubarak | Z/1956 | 25,000 | Islamabad |
| 05-Apr-2022 | DD1-1985 | Engr. Mahmud Sheikh | Z/1957 | 20,000 | Islamabad |
| 06-Apr-2022 | DD1-1619 | Muhammad Ashraf Mehmood | Z/1958 | 25,000 | Islamabad |
| 06-Apr-2022 | DD1-1755 | Ms. Naseem Akhtar Bhatti | Z/1959 | 36,000 | Islamabad |
| 06-Apr-2022 | DD1-1755 | Ms. Naseem Akhtar Bhatti | Z/1960 | 24,000 | Islamabad |
| 06-Apr-2022 | DD1-1999 | Air Cadre (Retd) Saleem Iftikhar | Z/1961 | 50,000 | Islamabad |
| 07-Apr-2022 | DD1-2096 | Mr. Mushtaq Ahmed | Z/1962 | 10,000 | Islamabad |
| 08-Apr-2022 | DD1-1363 | Muhammad Ashraf | Z/1963 | 5,000 | Islamabad |
| 09-Apr-2022 | DD1-0232 | Ms. Sara Ahmad | Z/1964 | 20,000 | Islamabad |
| 12-Apr-2022 | DD1-0367 | Ms. Bilqis Akhter | Z/1966 | 10,000 | Islamabad |
| 12-Apr-2022 | DD2-0592 | Mr. Faisal Zia | Z/1967 | 10,000 | Wah Cant. |
| 12-Apr-2022 | DD1-0533 | Dr. Khurshid Ahmed | Z/1968 | 5,000 | Islamabad |
| 12-Apr-2022 | DD1-0682 | Engr. Ch. Noor Ahmed | Z/1969 | 10,000 | Islamabad |
| 15-Apr-2022 | DD2-2064 | Ch. Azhar Subhani | Z/1970 | 50,000 | Lahore |
| 18-Apr-2022 | FD-1935 | Mr. Aflaq Khan | Z/1971 | 35,000 | U.K |
| 18-Apr-2022 | DD1-1325 | Ms. Nargis Hashmi | Z/1972 | 20,000 | Islamabad |
| 18-Apr-2022 | DD1-0821 | Haji Sheikh Muhammad Latif | Z/1973 | 168,000 | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | DD1-0366 | Brig. Muhammad Irfan Naveed (Retd) | Z/1974 | 50,000 | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | DD1-1737 | Mrs. Salma Yusuf Raza | Z/1975 | 25,000 | Islamabad |
| 20-Apr-2022 | DD1-0223 | Ms. Samina | Z/1976 | 20,000 | Rawalpindi |
| 21-Apr-2022 | DD1-0913 | Dr. Aamer Nabi Nur | Z/1977 | 30,000 | Islamabad |
| 21-Apr-2022 | DD1-2109 | Mr. Shah Nawaz Tariq | Z/1978 | 10,000 | Islamabad |
| 22-Apr-2022 | DD1-2096 | Mr. Mushtaq Ahmed | Z/1979 | 10,000 | Islamabad |
| 23-Apr-2022 | DD1-1714 | Rear Admiral (Retd) Khalid Mahmood | Z/1980 | 500,000 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-2135 | Mr. Wajahat Zeeshan | Z/1981 | 50,400 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-1937 | Moinuddin Family & Abdullah Family | Z/1982 | 5,000 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-0797 | Air Cadre (Retd) Muhammad Ismail | Z/1983 | 40,000 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-2113 | Mr. Rehan Sheikh | Z/1984 | 5,000 | Islamabad |
| 25-Apr-2022 | DD1-1928 | Mrs. Zahida Aslam | Z/1985 | 10,000 | Islamabad |
| 26-Apr-2022 | DD1-0200 | AVM (Retd) Azam Khan | Z/1986 | 3,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0878 | Mrs. Najma Qadir | Z/1987 | 50,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0132 | Mrs. Zahaa Mubashir | Z/1988 | 185,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0024 | Mrs. Kalsoom Khalid Anwar | Z/1989 | 200,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0025 | Ms. Sanaa Goheer | Z/1990 | 45,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-1385 | Mr. Omer Khalid Anwar | Z/1991 | 30,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-1995 | Muhammad Irfan Anwar Sheikh | Z/1992 | 504,000 | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-2138 | Mohammad Younus Sheikh | Z/1993 | 1,500,000 | Islamabad |
| 30-Apr-2022 | DD1-1971 | Mr. Sarwar Hassan | Z/1994 | 1,000 | Islamabad |
| 30-Apr-2022 | DD1-1971 | Muhammad Fazal | Z/1995 | 3,000 | Islamabad |
| 28-Apr-2022 | DD2-1710 | Mr. Salman Goheer | Z/1996 | 50,000 | Karachi |

| | | | | | |
|--|----------|---------------------|-----------------|--|------------|
| 30-Apr-2022 | DD1-2141 | Mr. Hasan Rana | Z/1997 | 5,000 | Islamabad |
| Total | | | | 4,854,400 | |
| TRUST MEMBER | | | | | |
| 11-Apr-2022 | MD-0017 | Dr.Nadeem Naeem | TM/256 | 400,000 | Islamabad |
| 13-Apr-2022 | MD-0009 | Mrs. Siddiqua Naeem | TM/257 | 400,000 | Islamabad |
| Total | | | | 800,000 | |
| RRMSC | | | | | |
| 16-Apr-2022 | DD1-2115 | Mr. Shahzad Sadan | 6302 | 66,563 | Islamabad |
| 09-Apr-2022 | DD1-2104 | Mr. Irfan Mirza | Z/1965 | 30,000 | Rawalpindi |
| Total | | | | 96,563 | |
| MATERIAL DONATION | | | | | |
| 11-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1198 | Mobile (SAMSUNG A12) for NGC | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | DD1-1965 | Ms. Naheed Aziz | M/1199 | Used Domestic Items | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1200 | Paint work in Chairman Ofc. | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1201 | Lighting work in SF | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1202 | Floor fixing, lights, repairs work to upgrade ITSI | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1203 | False Ceiling in ITSI | Islamabad |
| 19-Apr-2022 | MD-0011 | Mr. Hasan Naeem | M/1204 | Upgradation of Primary School | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0068 | Mrs. Aliya Fahad | M/1205 | Work in SF | Islamabad |
| 27-Apr-2022 | DD1-0069 | Mr. Aamin Fahad | M/1206 | Work in SF | Islamabad |
| Total Donation in April 2022 | | | | 7,718,063 | |
| Total Donation from July 2021 to April 2022 | | | G. Total | 14,892,443 | |

SULTANA FOUNDATION

Fund Raising Programme

For The Month of May 2022

| DATE | DD. NO | NAME | R.NO. | Amount (Rupees) | City |
|-----------------|----------|------------------------------------|-------|-----------------|------------|
| DONATION | | | | | |
| 10-May-2022 | DD2-2142 | Mr. Aurangzeb Rehman | 6331 | 50,000 | Lahore |
| 10-May-2022 | DD2-2143 | Dr. Imran Ahmed | 6332 | 20,000 | Lahore |
| 10-May-2022 | DD1-0231 | Dr. Saamia Ahmed | 6333 | 50,000 | Islamabad |
| 10-May-2022 | DD1-1984 | Maj. Zia Ul Hassan Butt (Retd.) | 6334 | 3,000 | Islamabad |
| 12-May-2022 | SD-1654 | Dr. Samina Ayaz | 6335 | 5,200 | SF/Isb |
| 13-May-2022 | DD1-1682 | Mrs. Khalida Atta ul Mustafa Jamil | 6336 | 5,000 | Rawalpindi |
| 18-May-2022 | DD1-2145 | Dr. Mohammed Iqbal | 6337 | 100,000 | Islamabad |
| 18-May-2022 | SD-0725 | Mrs. Abida Abbasi | 6338 | 5,600 | SF/Isb |
| 18-May-2022 | SD-2124 | Brig. (Retd) Amjad Javed | 6339 | 2,400 | SF/Isb |

| | | | | | |
|--------------|----------|----------------------------|------|----------------|-----------|
| 31-May-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6340 | 30,000 | SF/Isb |
| 31-May-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6341 | 20,000 | SF/Isb |
| 31-May-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6342 | 30,000 | SF/Isb |
| 31-May-2022 | DD1-0600 | M.Zaid Amjad Sahib | 6343 | 2,000 | SF/Isb |
| 31-May-2022 | DD1-1745 | Cdr.(R) Shahid Nawaz Sahib | 6344 | 40,000 | Islamabad |
| Total | | | | 363,200 | |

ZAKAT

| | | | | | |
|--------------|----------|-------------------|--------|---------------|-----------|
| 10-May-2022 | DD1-2144 | Engr. Imran Ahmed | Z/1998 | 15,000 | Islamabad |
| Total | | | | 15,000 | |

TRUST MEMBER

| | | | | | |
|--------------|---------|----------------------------|--------|----------------|-----------|
| 23-05-2022 | MD-0009 | Mrs. Siddiqua Naeem Sahiba | TM-258 | 400,000 | Islamabad |
| Total | | | | 400,000 | |

MATERIAL DONATION

| | | | | | |
|--|----------|-------------------------|-----------------|---------------------|-----------|
| 10-May-2022 | DD1-0231 | Dr. Saamia Ahmed Sahiba | M/1207 | Used Sewing Machine | Islamabad |
| 21-May-2022 | DD1-2146 | Ms. Shazia Sahiba | M/1208 | 3 LCD (Faulty) | Islamabad |
| Total Donation in May 2022 | | | | 778,200 | |
| Total Donation from July 2021 to May 2022 | | | G. Total | 15,670,643 | |

**SULTANA FOUNDATION
Fund Raising Programme**
For The Month of June 2022

| DATE | DD. NO | NAME | R.NO. | Amount (Rupees) | City |
|---------------------|----------|---------------------------------------|--------|------------------|-----------|
| DONATION | | | | | |
| 08-Jun-2022 | SD-2121 | Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain | 6346 | 27,500 | SF/Isb |
| 08-Jun-2022 | DD1-2099 | Mrs. Aisha Wasim | 6347 | 2,000 | Karachi |
| 16-Jun-2022 | DD1-2118 | Dr. Daud Malik | 6348 | 15,000 | Islamabad |
| 22-Jun-2022 | DD1-2099 | Mrs. Aisha Wasim | 6349 | 2,000 | Karachi |
| 29-Jun-2022 | DD2-0511 | Mrs. Kaneez Fatima | 6357 | 5,000 | Lahore |
| 30-Jun-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6358 | 100,000 | SF/Isb |
| 30-Jun-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6359 | 20,000 | SF/Isb |
| 30-Jun-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6360 | 25,200 | SF/Isb |
| 30-Jun-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation | 6361 | 5,000 | SF/Isb |
| 30-Jun-2022 | DD1-0600 | Friends of Foundation (Jamshed/Saad) | 6362 | 15,000 | SF/Isb |
| Total | | | | 216,700 | |
| TRUST MEMBER | | | | | |
| 01-Jun-2022 | MD-0008 | Dr. Tasneem Ghani | TM/259 | 5,000,000 | Islamabad |
| 11-Jun-2022 | MD-0009 | Mrs. Siddiqua Naeem Sahiba | TM/260 | 400,000 | Islamabad |
| Total | | | | 5,400,000 | |

RRMSC

| | | | | | |
|--------------|----------|-----------------------------------|------|----------------|-----------|
| 06-Jun-2022 | DD1-2115 | Mr. Shahzad Sadan | 6345 | 73,534 | Islamabad |
| 23-Jun-2022 | DD1-1929 | Mr. Zahid Yusaf Saraf | 6350 | 75,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-1981 | Mrs. Sabin Masud & Mr. Amin Bilal | 6351 | 100,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-0487 | Mrs. Azra Masud | 6352 | 50,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-1958 | Ms. Salma Masud | 6353 | 50,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-1997 | Mr. Hassan Masud | 6354 | 50,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-1926 | Dr. Sajid Yusaf Saraf | 6355 | 50,000 | Islamabad |
| 27-Jun-2022 | DD1-2132 | Mr. Kamran Manzoor | 6356 | 105,000 | Islamabad |
| Total | | | | 553,534 | |

MATERIAL DONATION

| | | | | | |
|---|---------|---|----------|--|-----------|
| 15-Jun-2022 | MD-0008 | Friends of Foundation through Dr. Tasneem Ghani | M/1209 | 21 Plastic Chairs for Sultana Foundation | Islamabad |
| Total Donation in June 2022 | | | | 6,170,234 | |
| Total Donation from July 2021 to June 2022 | | | G. Total | 21,840,877 | |

Accounts

Title: Sultana Foundation
 A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)
 IBAN: PK02SONE0016020005255978
 Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
 A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)
 IBAN: PK31NBPA2067003008674758
 NBP - National Bank of Pakistan

DONATE

Help us in making Pakistan
a knowledge-based society, play your part...



Be part of educational sponsorship!

The mission which was started by Dr. Naeem Ghani and his companions is moving forward at a great pace according to its true spirit. Sultana Foundation deeply values the involvement and participation of philanthropists from all around in its mission. Your contribution in this Humanitarian and Welfare Mission of Sultana Foundation is a source of strength for the organization.

تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنے!

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطان فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو تدریجی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لیے باعث تقویت ہے۔
(ڈاکٹر تنسیم غنی ڈائریکٹر ایڈمنیسٹریشن)



Student Sponsorships

| | Monthly | Annual | |
|--|-------------|--------------|--------------|
| School Students | Rs: 1,800/- | Rs: 21,600/- | Till Matric |
| Girls College Students | Rs: 2,300/- | Rs: 27,600/- | 1-4 years |
| Science/Commerce – College Students | Rs: 2,600/- | Rs: 31,200/- | 1-4 years |
| Institute of Technology Students | Rs: 2,600/- | Rs: 31,200/- | 1-3 years |
| M.Com Students (Masters) | Rs: 5,000/- | Rs: 60,000/- | 1-2 years |
| Special Children School Students | Rs: 3,200/- | Rs: 38,400/- | Till Matric |
| Vocational Students | Rs: 2,000/- | Rs: 24,000/- | 1 Year |
| Out-of-School Children | Rs: 1,300/- | Rs: 15,600/- | Till Primary |
| Nursing/Assistant Health Officer Student | Rs: 3,000/- | Rs: 36,000/- | 1 Year |

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)
IBAN: PK02SONE0016020005255978
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)
IBAN: PK31NBPB2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

Phone: +92 (051) 2618.201-206
(Mon-Sat 8:00AM to 01:00PM)
+92-345-5100100



www.sultanafoundation.org
Email: info@sultanafoundation.org

اٹھو خود دار ہم وطن!



- (*) اپنی آزادی کی بقاء کے لئے ایک اور قربانی کر جاؤ
- (*) اپنا طرز زندگی اپنے قومی وسائل کے مطابق ڈھال لو
- (*) اپنے اوپر قرضہ سے درآمد شدہ اشیاء کا استعمال حرام کرلو
- (*) اور اپنی قدروں کا پاکستان قائم و دائم رکھنے کے لئے عہد کرلو

میرا ایمان ہے پاکستانی قوم ایک زندہ قوم ہے اور اس کا ہر فرد فخر پاکستان ہے۔ انشاء اللہ ہم اپنی قدروں کا پاکستان، علامہ اقبال اور قائد اعظم کے خوابوں کے پاکستان کی تعمیر و تشکیل کر کے رہیں گے۔
پاکستانی عوام زندہ باد..... پاکستان پاکندہ باد

(ڈاکٹر نعیم غنی)